

# قربت

زہرہ قاسم آغا

یہ کراچی کا وہ علاقہ ہے جہاں اپر مڈل کلاس طبقہ رہائش پذیر ہے زیادہ تر لوگ  
یہاں اپنے اپنے گھروں میں مقید رہتے گلی، محلے کا تصور یہاں ناپید ہے

\*\*\*\*\*

Novelistan

عاصم اٹھ جائیں سات بج گئے گیزر چلا دیا ہے میں نے "

زائرہ نے میاں پر سے کمبل کھینچا جو اٹھنے میں اتنی دیر لگاتا تھا کہ اسکے آفس نکلنے  
کا وقت ہو جاتا تھا

زائرہ زندگی کی بتیس بہاریں دیکھ چکی تھی اور اپنے دو بچوں میاں اور ساس کے ساتھ بڑے ہنر سے جی رہی تھی

شادی کے دس سال گزر چکے تھے اور ابتدائی سالوں کے رومانس اور چونچلوں کے بعد اسکی زندگی میں صرف شوہر کی لاپرواہی، بچوں کی چک چک اور ساس کی روک ٹوک رہ باقی بچی تھی

ڈیپارٹمنٹ میں تھی HR وہ ایک اچھی کمپنی میں

عاصم کی تنخواہ میں گزارہ ناممکن ہونے لگا تو اس نے اپنی ڈگریوں کو فائل سے نکال کر پریکٹیکل زندگی میں استعمال کیا اور اب دونوں ہی کافی حد تک اچھی گزر بسر کرنے لگے تھے

مگر فرق یہ تھا کہ وہ فل ٹائم نوکری کرتی تھی

صبح کا کام، آفس کا کام، آفس سے آکے گھر کا کام

پانچ سالہ کمیل اور تین سالہ شفاء ایک اچھے اسکول میں زیر تعلیم تھے

\*\*\*\*\*

یار توں سینک دیا کرو میرے "

عاصم نے کچے توں دیکھ کر منہ بنایا

ٹوسٹر کب سے خراب ہے ٹھیک کروانے کا کہا تھا آپ سے

کل پورا سنڈے آپ نے میچ میں لگا دیا میں کیا کروں؟ ابھی ٹائم نہیں تھا توے  
پہ سیکنے کا بالکل ---

وہ بچوں کو ناشتہ کروانے کے ساتھ ساتھ خود بھی نوالے جلدی جلدی ٹھونس رہی  
تھی

میرے ہی وقت میں سب چیزیں خراب ہو جاتی ہے ہیں

وہ ہنکار بھر کے بولا

ارے تو میں نے کی ہیں کیا؟ وہ دانت پیس کے رہ گئی

جلدی آؤ ٹائم نہیں ہے میرے پاس

وہ گاڑی کی چابی اٹھا کے باہر نکلا

اسی لیے جلدی اٹھاتی ہوں مگر اٹھتے ہی نہیں اور ہم انکے چکر میں بھوکے نکلے گھر سے

اس نے پراٹھا یونہی آدھا چھوڑ کے چائے کے گھونٹ جلدی جلدی حلق میں اتارے

صبح صبح میاں سے زبان نہیں چلایا کرو

اسکی ساس اپنے کمرے سے تسبیح لیے برآمد ہوئی تھی

میری بھی تو صبح خراب ہوئی ہے

وہ دل میں کلس کے رہ گئی

آپکا ناشتہ رکھ دیا ہے امی

وہ انہیں اللہ حافظ کر کے نکل گئی

بچوں کو وین میں بٹھا کر وہ گاڑی کی طرف بڑھی جہاں عاصم اسکا منتظر تھا

\*\*\*\*\*

*Novelistan*

شوہر کے آگے زبان نہیں چلائی چاہیے "

ارے تو وہ بھی تو ہماری جان جلا رہا اپنی باتوں سے

اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہا اب کیا ٹوسٹر میں ٹھیک کرواؤں جا کے مارکیٹ میں ؟

روز سینک کے دیتی ہوں توں تب منہ سے نہیں نکلا کہ کیسے سینکے ؟ آج رہ گئے تو بس شروع ہو گئے عجیب ۔۔ ارے گزارہ کرلو نہیں انکو تو سیکے ہوئے ہی کھانے ہیں توں تو بھئی ٹوسٹر ٹھیک کروالو جا کے

آفس آگیا ۔۔۔

عاصم نے اسے ہلایا جو دل ہی دل میں زبردست تقریریں کرنے میں مصروف تھی

آں ہاں ۔۔۔

وہ پرس اور موبائل لے کے گاڑی سے نکلی

لنچ میں رات کا سالن ہے آپ گھر روٹیاں لے جائیگا اور بچوں کو کھلا دیجئے گا سلا امی دیں گی

میں رات کے لیے گو بھی لے لوں گی بس

اوکے ---

عاصم نے جلدی سے ڈور بند کیا اور گاڑی لے اڑا

اللہ حافظ کے الفاظ زائرہ کے منہ میں ہی رہ گئے

ہاہ --- وہ گرمی سانس بھر کے مصنوعی مسکراہٹ سجا کے آفس کی بلڈنگ میں گھسی

*Novelistan*

قرب بدن سے کم نہ ہوئے دل کے فاصلے "

"اک عمر کٹ گئی کسی نا آشنا کے ساتھ

لنچ کر لیں ؟

اسکی ساتھی کولیگ اور بہترین دوست نصرت نے اسے آکے ٹھوکا دیا تو وہ اپنی  
سوچوں سے باہر آئی

اوہ شٹ ---

زائرہ نے ماتھا پیٹا

کیا ہوا ؟

میں نے آج اپنا لنچ لیا ہی نہیں جلدی جلدی میں ٹیبل پر ہی رہ گیا  
وہ افسوس کرنے لگی

ارے تو کوئی بات نہیں بھائی سے کہہ دو آکے دے جائیں اسوقت وہ گھر آتے  
ہیں نالچ کرنے ؟

نصرت نے حل پیش کیا



نہیں انکے پاس ٹائم نہیں

(میرے لیے) ---

زائرہ نے آدھا جملہ دل میں سوچا

چلو میرے ساتھ کھالو اور تھوڑا کچھ باہر سے منگا لیتے ہیں

نہیں یار بہت پیسے لگ جاتے ہیں اسطرح ویسے ہی منٹھ اینڈ ہے

ارے آدھے آدھے کر لیں گے ویسے بھی میرے لچ میں شام تک گزارہ نہیں ہوگا

تھینکس یار ---  
*Novelistan*

زائرہ نے ممنون نظروں سے اسے دیکھا

اپریزل آجائے پھر پارٹی کریں گے

نصرت مزید چمکی

ہاں، اگر اچھا آیا تو --- اس نے منہ بسورا

\*\*\*\*\*

عاصم لنچ میں آف کر کے گھر آتا تھا "

بچوں اور اپنے لنچ کرنے کے بعد اسے واپس ڈیوٹی پہ جانا ہوتا تھا

اسکا آفس گھر سے کچھ دور تھا وہ ایک فرم میں منیجر تھا

بچوں کو ماں کے حوالے کر کے وہ نکل رہا تھا جب اسکی نظر زائرہ کے لنچ باکس پر پڑی

اب دینے گیا تو دیر ہو جائیگی

وہ یہ سوچ کر آفس کے لیے نکل گیا

ویسے بھی باہر سے منگا کر کھالے گی اتنی شوقین ہے فاسٹ فوڈ کی

پھر کچھ کہو تو میڈم کے رونے شروع

وہ بھنا کے گاڑی چلا رہا تھا

\*\*\*\*\*

شام چھ بجے وہ گھر پہنچی تو بچے ٹیوشن سے آکے ٹی وی لگا کے بیٹھے تھے " ساس سے سلام دعا کر کے اس نے جلدی سے کچن میں آکے گو بھی چڑھانے کی تیاری کی

فریج الگ گندا ہو رہا تھا رات میں اس نے فریج کی صفائی کرنے کا تہیہ کیا

تم لچ بھول گئی تمہیں بلاوجہ باہر کا کھا کے خرچہ کیا ہوگا

ساس نے اسے روک کے سنائی

جی جلدی اتنی مچائی عاصم نے بس --

وہ جھجک کے بولی

مرد تو رہتے ہی جلدی میں ہیں تم دماغ حاضر رکھا کرو

وہ آرام سے کہہ گئیں مگر زائرہ کا دل کٹ کے رہ گیا

جی ---

وہ مزید کچھ بولے بغیر منہ دھونے واش روم میں گھسی

آفس سے آتے ہی پرس پھینک کے جو کام میں لگی تھی تو اب ساڑھے سات بجے  
منہ دھونے کا ٹائم ملا تھا روٹیاں بنانی رہ گئیں تھیں بس

لائٹ جانے کے بعد اس نے فریج صاف کرنے کا سوچا تھا مگر روپوں کی تھکن  
نے اسے بیڈ پہ پٹخ دیا

وہ کافی دیر یونہی آنکھیں بند کیے پڑی رہی  
ٹوٹ کے نیند آرہی تھی مگر گو بھی کی خوشبو ناک سے ٹکراتے ہی وہ کچن میں بھاگی

\*\*\*\*\*

اسکول فیس "

راشن

امی کی دوائیاں

تین لان کے سوٹ

ٹوسٹر

گوشت / سبزی

وہ انہماک سے ڈائری میں اگلے ماہ کے خرچے درج کر رہی تھی

زائرہ ؟

عاصم کی آواز پہ وہ چونکی

جی ؟

یار اپنے خرچے کم کرو مشکل ہو رہی ہے بہت ---

ہیں ؟ وہ جھٹکا گئی

میرے کونسے خرچے ہیں عاصم ؟  
میں تو خود ہاتھ کھینچ کھینچ کے چلتی ہوں  
کپڑے کم بنایا کرو

اسے کچھ نہ سوچھا تو وہ اسکے کپڑوں پر آگیا  
وہ کیا ننگی آفس جاؤں ؟  
وہ تپ گئی

اب ایسا بھی نہیں ہے کہ تمہارے پاس کپڑے ہی نہیں ہیں  
میں نے اتنے مہینوں سے کونسا نیا جوڑا بنایا ہے بتادیں ذرا

الماری آپکی ابل رہی ہے کپڑوں سے  
کل ہی ڈھیروں کپڑے دھوئے ماسی نے آپکے  
اور میں کپڑے کم بناؤں ؟ واہ

وہ طنزیہ ہنسی

یہ ماسی کو ہٹا دو

واہ -- وہ پھر اچھلی

واحد کپڑے دھونے کے لیے ماسی آتی ہے اب یہ کام بھی میں کروں ؟  
آپ کیا کریں نا، ویک اینڈ پہ اپنے کپڑے خود دھو لیا کریں میں اپنے اور بچوں  
کے دھولوں گی ماسی ہٹا دیں ٹھیک ؟

اچھا اس سے کہنا صحیح سے کپڑے دھویا کرے

سرف لگا رہ جاتا ہے اکثر کالر میں

وہ بھنا کے کروٹ بدل گیا



باہ ----

زائرہ نے ڈائری بند کے سائیڈ ٹیبل کی دراز میں ڈالی

اور چت لیٹ کے پنکھے کو گھورنے لگی

آنکھوں کے کنارے یونہی بھینگنے لگے

زندگی آسان ہے لوگ مشکل ہیں یہاں

وہ دکھ سے سوچ رہی تھی

کسی کے پاس نہیں دکھ کا مداوا سو یہاں "

" سبھی غم خوار جلیئیں ہم بلا سے مر جائیں

ہفتے کے دن اس پہ صفائی کا بھوت چڑھتا تھا یہ واحد موقع ہوتا تھا جہاں عاصم کچھ اسکا خیال کر لیتا اور کھانا باہر سے منگوا لیتا تھا

زائرہ کا ہفتہ اتوار آف ہوتا تھا وہ ہفتے کو تقریباً گھر کی صفائی کر لیتی کچن مکمل صاف کرتی الماریوں اور کینبنٹس کو درست کرتی اور اتوار کو ماسی سے سارے کپڑے دھلوا کے پھر سے پورے ہفتے کی اپنی عاصم اور بچوں کی تیاری کرتی کسی نے سچ ہی کہا ہے

عورت کی زندگی میں کبھی "

"اتوار نہیں آتا

\*\*\*\*\*

یہاں مت آؤ ابھی صاف کیا ہے سوکھنے تو دو

وہ بے ساختہ چیخنی

تو کیا پیر کٹوا کے بیٹھ جاؤں اب ؟

عجیب جاہل عورتوں کی طرح چیخنے لگ جاتی ہو

عاصم نے الٹا اس پہ غصہ کیا

تو تم پڑھے لکھوں کی طرح کونے بیٹھ جاؤ کچھ دیر دیکھ رہے ہیں صفائی ہوئی  
ہے پھر بھی آنا ہے ادھر عجیب ---

وہ مستقل بربرٹائی جارہی تھی

اب جاؤ کھانا پکاؤ نہیں منگا رہا بازار سے

بہت دماغ ہو گئے نا تمہارے

وہ غرایا

ہاں تو جب سب کر لیا تو کھانا بھی بنا لوں گی آپکی طرح نہیں ہوں کہ آفس سے  
آئے اور ڈھے گئے

وہ بھی طنز مار گئی

بھاڑ میں جاؤ

وہ موبائل لے کے باہر نکل گیا



وہ پیر پٹخ کے کچن کی طرف ح

گئی

اب کچھ پکانا تو تھا اتنی اکڑ کے جواب جو دے دیا تھا

\*\*\*\*\*

ٹیبل پہ گرما گرم بریانی دیکھ کر عاصم کا دل خوش ہو گیا اسے زائرہ کے ہاتھ کی  
بریانی بہت پسند تھی مگر تعریف کبھی نہیں کی

کل اتوار کو بناتی نا یہ ---

وہ ٹوکنے لگا

وہ جو آپ نے کھانا آرڈر کیا تھا نا ابھی تک پہنچا نہیں تو سوچا میں یہی بنالوں

وہ جل کے بولی

میرے بچوں کو پسند ہے کل بھی بنالوں گی بریانی

وہ منہ بنا کے کھانے میں مصروف ہو گئی

\*\*\*\*\*

وہ رات کو چائے دینے ساس کے کمرے کی طرف گئی جہاں عاصم پہلے سے " موجود تھا موضوع گفتگو اسی کی ذات تھی وہ کلس کے رہ گئی

یہ لوگ کبھی مجھ سے خوش نہیں ہونگے ہونہہ --

وہ دستک دے کے اجازت کی منتظر تھی

آجاؤ --

بیٹھ جاؤ

عاصم کے لہجے میں سنجیدگی تھی

تم دونوں ہر وقت لڑتے رہتے ہو بچوں پہ کیا اثر پڑے گا  
بالآخر ساس نے توپوں کا رخ اسکی جانب کیا  
لاڈلے بیٹے کو وہ کچھ بھی کہنے سے قاصر تھی ساری کسر بہو پہ ہی نکلتی تھی  
امی، یہ احساس ہی نہیں کرتے  
وہ شکوہ کر گئی  
توبہ ہے، صبح سے شام تک کس کے لیے کما رہا؟  
اتنی ناشکری اچھی نہیں ہوتی بیٹا تم ذرا آواز نیچی رکھا کرو  
اسے ایک ہی دن ملتا ہے آرام کا گھر میں تم تو دو دن چھٹی مناتی ہو

وہ بڑے آرام سے اسے سنا رہیں تھیں

زائرہ نے بے ساختہ قہقہہ لگایا

عاصم اور ساس نے اسے گھورا

جی جی سمجھ گئی میں خیال کروں گی

وہ چائے کے برتن لے کے فوراً وہاں سے نکلی

آنسو تقریباً گالوں تک آچکے تھے

اسکا دل چاہا زور زور سے قہقہہ لگا کے ہنسنے

تم ہی سمجھاؤ اسے۔۔ انہوں نے زائرہ کے جاتے ہی بیٹے کو آڑے ہاتھوں لیا



آج میں زندہ ہوں تو یہ ہو رہا تمہارے ساتھ وہ جذباتی ہوئیں

ارے اماں کر لیتی ہے کبھی کبھی چڑچڑی ہو جاتی ہے رہنے دیں اسے  
اس نے بات نمٹانے میں بھلائی سمجھی



آپ آرام کریں

وہ کہتا ہوا کمرے سے نکل گیا

\*\*\*\*\*

کیا ہو گیا میڈم صبح صبح سر پکڑ لیا؟ یہ حال تو ہم لوگوں کا شام تک ہوتا ہے

نصرت نے قہقہہ لگا کر زائرہ کے کندھے پہ ہاتھ میں پکڑی فائل ماری

اففف، زائرہ نے بازو سہلاتے ہوئے اسے گھور کے دیکھا

وہ اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی

منہ کیوں اترتا ہے؟ میاں سے لڑ کر آئی ہو؟

نصرت نے ٹوٹا

اور اسکے سامنے والی چٹیر پہ آ کے بیٹھ گئی

دس بج رہے تھے آفس میں تقریباً ہر کوئی کام میں مصروف تھا سوائے ان دونوں

کے

بولو نایار سب ٹھیک ہے؟ وہ مصر ہوئی

کچھ نہیں یار، عاصم جب بھی نہا کے نکلتا ہے نالی پہ اتنے بال چھوڑ آتا ہے  
ابھی کل ہی باتھ روم دھویا تھا میں نے، خود تو وہ باتھ بھی نہیں لگاتا ان کاموں  
کو

میں ہفتہ اتوار میں لگ کے صفائی کر لیتی ہوں واش روم، باتھ روم کی تاکہ پورا  
ہفتہ صاف رہے اور یہ لاڈ صاب پھیلاوا کر کے نکل آتے

وہ چڑی بیٹھی تھی

اے یہ مردوں کا یہی ہے سب صاف بھی چاہیے اور صاف رکھنا بھی نہیں  
نصرت نے بھی دل جلا سا تبصرہ پیش کیا

ہونہہ ---

زائرہ نے گہری ہنکار بھری

شادی کے دس سال گزرنے کے بعد بھی عاصم کو پتہ نہیں چلا تھا کہ وہ کتنی  
صفائی پسند ہے وہ کمرے کا حال بھی ابتر ہی رکھتا  
اسے کام نہیں عاصم کا رویہ تھکا دیتا تھا



وہ نیا لڑکا آنا تھا آگیا؟

زائرہ کو یک دم یاد آیا

کون؟ حسن حماد؟

ہاں آگیا

نصرت نے فائل نیچے رکھی

اچھا

زائرہ نے کام پر توجہ کی مگر دماغ گھر کے واش روم میں اٹکا رہا

اُداسی کے لمحات اتنے مضبوط اور گہرے ہوتے ہیں کہ اُن پر اور کوئی بھی چیز اثر انداز نہیں ہوتی۔

آپ اُداس ہیں تو بس اُداس ہیں

یعنی پوری کائنات اُداس ہے



السلام و علیکم

میں حسن حماد

ایک خوش شکل سا نوجوان جسکی عمر پچوبیس پچیس سال کے قریب ہوگی

اسکے مقابل کھڑا جواب کا منتظر تھا

اسی کے پیچھے نصرت دانت نکالے کھڑی تھی

وہ کوئی حسن کا شاہکار یا اپالو ٹائپ نہیں تھا مگر جوان تھانک سک سے تیار تو  
خود بخود آنکھوں کو بھلا لگ رہا تھا

ہلکی سی شیو اور جینز پہ چیک کی نیلی شرٹ پہنے آفس کے ماحول کو مزید اچھا بنا رہا  
تھا

وعلیکم السلام ---

زائرہ نے دھیمے سے جواب دے کر توجہ کام پر مرکوز کرنے کی کوشش کی

وہ سلام دعا کر کے آگے بڑھ گیا تھا

آپکا نام ؟

وہ یک دم پلٹ کر آیا

وہ بوکھلا کے اسے دیکھنے لگی

زائرہ عاصم --

اس نے سنبھل کر نام بتایا

نائس ---



وہ مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا

اس نے پہلی بار کسی کے منہ سے اپنے نام کے لیے نائس سنا

لب خود بخود مسکرا دیے

پیارا ہے نا؟

نصرت نے حسن کے جاتے ہی اسکی طرف رخ کیا

شرم کرلو آنٹی

زائرہ نے اسے گھورا

خود ہوگی آنٹی، شکل دیکھو اپنی سوگوار، بال دیکھو جگہ جگہ سے سفید، بتیس نہیں  
چالیس کی لگنے لگی ہو

مگر نام میرا نائس ہے

زائرہ نے اسے چڑایا



بابا بابا بابا ----

وہ دونوں قہقہہ مار کے ہنسی تھیں

اداکاری بڑا دکھ دے رہی ہے "

"میں سچ مچ مسکرانا چاہتا ہوں

وہ آنکھوں کی نمی کو نصرت سے چھپا گئی

موسم بھی سرد تھا ہر بات اسے اداس کرنے لگی تھی

نصرت کی باتیں اسے اندر تک چمبی تھیں

وہ جلد از جلد گھر جا کے اپنا جائزہ لینا چاہتی تھی کیا وہ سچ مچ بوڑھی ہو رہی تھی ؟

\*\*\*\*\*

رات میں سب کاموں سے فارغ ہو کے اسے آئینہ دیکھنے کا موقع ملا تھا

وہ کافی دیر ڈریسنگ کے آگے یونہی گم صم بیٹھی رہی

نصرت کی ایک ایک بات سچ نکلی تھی

اسکی اسکن کافی ڈیڈ ہو رہی تھی آخری بار اس نے فیشل کزن کی شادی پہ لیا تھا

جسکی شادی کو بھی اب ایک سال ہونے والا تھا

گھریلو ٹوٹکوں کا تو وقت ہی نہیں تھا خیر

بال بھی کہیں کہیں سے سفید تھے یہ عمر نہیں سوچوں کا قصور تھا

اس نے سامنے نظر آنے والے سارے سفید بال توڑے

آؤچ ----

اسکن کا جائزہ لیتے ہی اسے جوش چڑھا

وہ کچن میں گھس کے پرانے ٹوٹے جلد پہ آزماتی جارہی تھی مگر خاطر خواہ فائدہ  
نہیں ہوا

کب سے خریدا ہوا بلچ ڈریسنگ کی دراز میں پڑا اسے دہائیاں دے رہا تھا

زائرہ نے فوراً فیس بلچ کیا

بالوں میں آئل لگا کے کس کے باندھے

الماری کھول کر کافی سوچ بچار کرنے کے بعد اس نے کھلتا ہوا پنک کلر کا

کاٹن کا سوٹ نکالا

کل دکھاتی ہوں نصرت کی بچی کو

وہ دل ہی دل میں ہنسی ---

\*\*\*\*\*

آرام سے ، کیا پنکھے لگ گئے ہیں تمہیں ؟ "

عاصم نے اسکی پھرتیاں دیکھ کے ٹوکا

ہاں وہ آفس جلدی جانا ہے

بچوں کو وین میں بھیجنے کے بعد وہ عاصم کی منتظر تھی

لنچ لے لیا ؟

جی ----

اس نے جلدی سے گاڑی کا رخ کیا

\*\*\*\*\*

آج صبح اسے زیادہ ہی خوشگوار محسوس ہو رہی تھی پرندوں کی چہچہاہٹ پہ اس نے " کافی عرصے بعد غور کیا تھا

عاصم ہم آسٹریلین طوطے رکھ لیں گھر پہ ؟

اس نے بچوں کی طرح فرمائش کی

نہیں بھئی خرچہ ہے اس میں بہت

دیکھ بھال کا ٹائم نہیں اور مجھے مزید چیں چیں نہیں چاہیے گھر میں

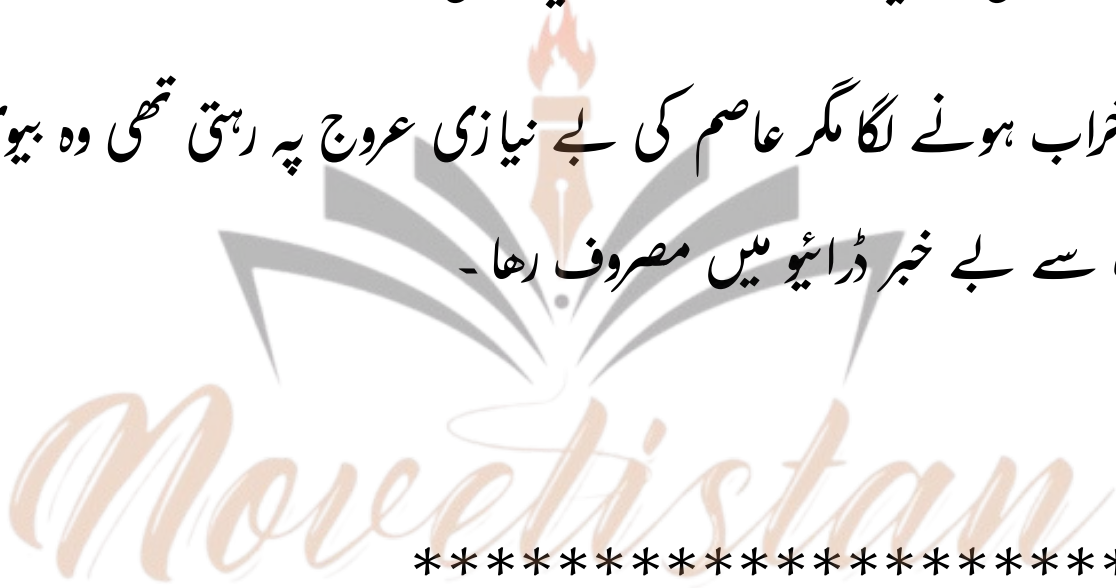
اس نے زائرہ کو دیکھ کر طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا

ہونہہ ---

وہ تپ کے رخ موڑ گئی

مجال ہے جو نرمی کا ایک جملہ کہہ دے یہ آدمی --

اسکا دل خراب ہونے لگا مگر عاصم کی بے نیازی عروج پہ رہتی تھی وہ بیوی کے  
احساسات سے بے خبر ڈرائیو میں مصروف رہا۔



\*\*\*\*\*

اسکا سب سے پہلا ہی سامنا حسن سے ہوا تھا "

السلام و علیکم

وہ کافی تازگی سے سلام کر رہا تھا

و علیکم السلام ---

وہ رکھائی سے کہہ کے آگے بڑھ گئی

دونگاہیں اسکی پشت پہ گڑی تھیں وہ اس بات سے بے خبر آگے چل رہی تھی  
حسن منہ کھولے اس عجیب و غریب مخلوق کو دیکھتا رہا

\*\*\*\*\*

واہ بھئی -- نصرت نے اسے دیکھ کر ہونٹ سکڑے

کاش یہ حسن پہلے آجاتا تو تم ----

کیا مطلب ہے؟ زائرہ نے اسے بات مکمل کرنے سے پہلے ہی ٹوکا

میں نے اپنے لیے یہ سب محنت کی ہے بلاوجہ اسے موضوع گفتگو مت بناؤ  
اتنی اہمیت کیوں دے رہی ہوں اسے؟  
وہ چڑنے لگی

ارے یار اچھا بندہ ہے



کل تم تو لفٹ نہیں کروا رہی تھیں مگر کافی باتیں ہوئیں میری اس سے بہت  
نائس ہے اور ڈیسنٹ بھی


تو میں کیا کروں نصرت؟ وہ دانت پیس کے بولی  
مجھے کام کرنے دو

"عاصم نے مجھے اس حد تک توڑ دیا ہے کہ کوئی چیز مجھے جوڑ نہیں پارہی"

میں بس خود کو گھسیٹ رہی ہوں پاگل تھی میں الو کی گدھی ہوں میں جورات  
میں یہ سب کیا

صحیح کہا تھا تم نے بوڑھی ہوں میں یہ لال لگام والی حرکتیں نہیں کرنی چاہیے مجھے  
وہ سر پکڑ کے بیٹھ گئی

سوری زائرہ میں نے صرف مذاق کیا تھا تم اچھی خاصی ہو بس حالات کی وجہ سے  
ڈل ہوئی ہو اور یار ہم لوگ کوئی ماڈلز تھوڑی ہیں جو ہر وقت ٹپ ٹاپ رکھیں گی



خود کو

تمہاری سادگی ہی تمہارا حسن ہے  
اتنے اچھے نقش ہیں تمہارے

بس بس --- اس نے ہاتھ جوڑے

اب میرے رشتے مت ڈھونڈنے لگنا

llllll

نصرت نے منہ پھاڑا

تمھاری حس مزاح مست ہے یار

ارے کام کرنا اپنا جا کے ، میرے فضائل جا کے عاصم کو سنانا شاید پتھر میں  
چوٹ لگے

وہ دکھ سے مسکرائی

اب تیری چاہ سے رخصت طلب ہوں میں "

Novelistan

" اس بار میرے دل سے تو سچ مچ اتر گیا

وہ دل کو سمجھا کے کام کی طرف دھیان لگانے لگی

کسی کاتانگی بھرا سلام کانوں میں مستقل گونجتا رہا جسے وہ مسلسل نظر انداز کیے  
جاری تھی

وہ شام کو گھر میں صبح والی ناراضگی بھول کے نارملی عاصم سے بات کر رہی تھی  
اپنے کام کر رہی تھی

نخرے اور ناراضگی وہاں دکھائی جاتی ہے جہاں کوئی منانے والا ہو ناز اٹھانے والا "  
ہو

*Novelistan*

اسے پتہ تھا وہ مہینوں چپ رہ لے عاصم کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ سوری کرنا  
نہیں جانتا تھا اور زائرہ کو اس بے حسی کی عادت ہو چکی تھی

وہ اپنی عزت اپنے ہاتھ میں ہی ہے یہ بات جانتے ہوئے خود ہی نارمل ہو جاتی تھی

\*\*\*\*\*

تقریباً سب سوچکے تھے ، کمیل دادی کے کمرے میں سوتا تھا جبکہ شفاء اسکے اور " عام کے ساتھ

وہ شفاء کو ہلکے ہلکے تھپکتے ہوئے سلا رہی تھی ساتھ ساتھ فیسبک چلا رہی تھی نصرت نے کئی جگہ اسے ٹیگ کر رہا تھا اسکی بونگی پوسٹس پہ وہ بنا ہنسے ہا ہا ری ایکٹ کرتی اسکرول کر رہی تھی جب ایک میسج ریکوئسٹ آئی

کچھ سیکنڈز کے لیے وہ گنگ رہ گئی تھی

حسن حماد کی آئی ڈی سے آنے والے میسج نے اسکے ہاتھوں کی گردش روکی تھی

"کیسی ہیں آپ ؟"

تین حرفی میسج کو اس نے تیس بار پڑھا تھا

کسی کو فرق پڑتا ہے کہ وہ کیسی ہے ؟

وہ کیسی ہے ؟ اسے خود نہیں پتہ تھا

اسطرح کی انٹرکشن اسکی زندگی میں کبھی نہیں رہی تھی کہ وہ کسی مرد کو اپنا حال بتاتی

یونیورسٹی لائف میں بھی وہ صرف لڑکیوں تک محدود تھی اور جاب کے چار سالوں

میں بھی کسی میل کولیک سے اتنا واسطہ اس نے رکھا ہی نہیں کہ کوئی اسکا

حال پوچھے

خوشی کے بجائے اسے تپ سی چڑھی

یہ کون ہوتا ہے میری خیریت لینے والا

تم سے مطلب؟ اس نے روڈلی ٹائپ کر کے بھیجا

جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے نہیں آفس میں بے تکلف ہونے لگا عجیب ---

وہ دل ہی دل میں بربرائی

*Novelistan*

صبح آپ ٹھیک نہیں تھیں اسی لیے پوچھا

وہاں سے نرمی برقرار تھی

میں ایسے ہی رہتی ہوں --- اب میسج مت کرنا کیوں کیا ہے میسج ؟

اس نے دوبارہ ریپلائی کیا

آپکا نمبر نہیں تھا نصرت آپ کی فرینڈ لسٹ سے آپ کی آئی ڈی ملی



ہنوز نرم میسج ---

کیا وہ اتنی اہم ہے کہ کوئی اسے تلاشے ؟

زائرہ کا دل کسی نے اپنی مسٹھی میں لے لیا تھا



کیوں دوں نمبر؟ جو بات کرنی ہو آفس میں کیا کرو اب میسج کیا نا بلاک کردوں گی  
سمجھے

وہ غصے میں ہی رہی خوا مخواہ اسکے ساتھ نرمی دکھا کے بھی کیا ہی ملنا تھا اسے

ارے رے اتنا جذباتی کیوں ہو رہی ہیں بھئی --- صرف بات کر رہا ہوں

حسن نے گھبرا گیا کہیں یہ سچ مچ ہی بلاک نہ کر دیں

مجھے پسند نہیں چیٹنگ کرنا فیسبک پہ

تو واٹس لیپ پہ کر لیں بات ؟

حسن نے بمشکل ہنسی روک کے ٹائپ کیا

اب یہ پکا بلاک کر دیں گی

زائرہ کی مسکراہٹ اتنی بے ساختہ تھی کہ اسے خود بہت دیر بعد احساس ہوا کہ وہ  
مسکرا رہی ہے

*Novelistan*

کیا ہے یہ لڑکا آخر --- وہ دل ہی دل میں اسکے میسج پہ خوب ہنسی

-- آگے؟؟ 030

حسن نے جلدی سے میسج کیا

اس بار ہنسی روکنے کے لیے زائرہ کو منہ پہ ہاتھ رکھنا پڑا اتنا بے ساختہ انداز تھا  
اسکے میسج میں



شکر ہے آپ ناراض نہیں ہوئیں

حسن نے مسکرانے والے ایوجیز بھیجے

مجھے نیند آرہی ہے

زائرہ نے جھوٹ بولا

پکا؟ واقعی سوئیں گی یا بس بھگا رہی مجھے؟

وہ کوئی بہت ہی ڈھیٹ تھا زائرہ کو اندازہ ہو گیا

اس نے کچھ بھی ریپلائی کیے بغیر موبائل سرہانے رکھ دیا

یہ الگ بات تھی کہ اسکی نیند واقعی رخصت ہوچکی تھی وہ چاہ کر بھی اس بات سے انکار نہیں کر سکتی تھی کہ اسے حسن کے میسجز اچھے لگے تھے جیسے کئی سالوں بعد صحرا میں پھوار پڑی تھی

\*\*\*\*\*

صبح ناشتہ بناتے ہوئے کئی بار اس نے آف کرنے کا سوچا --- وہ عجیب " گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی جیسے اسکے چہرے پہ لکھا کوئی پڑھ نہ لے

اسے خود اپنی کیفیت عجیب سی لگ رہی تھی وہ کوئی سولہ سال کی نہیں تھی مگر اسکے اندر کی کمسن لڑکی جیسے کھل رہی تھی

بعض اوقات انسان خود بھی اپنے جذبات و احساسات سمجھنے سے قاصر ہوتا ہے

اس نے دس بار لاجول اور استغفار پڑھ کے گاڑی کا رخ کیا عاصم کب سے ہارن دے رہا تھا

مگر نکلنے سے پہلے آج اس نے آئیے میں اپنا جائزہ ضرور لیا تھا

بلیک اور ریڈ ایمبراڈری والے کاٹن سوٹ کے ساتھ اس نے نازک سی سلور رسٹ وایج ہاتھ میں پہن رکھی تھی ہونٹوں پہ نیچرل پنک شیڈ بہت اچھا لگ رہا تھا

دوپٹہ سر پہ لے رکھا تھا چہرے پہ دو تین بالوں کی لٹیں آج اس نے آنے دیں وہ خود کو کئی برس چھوٹا محسوس کر رہی تھی

"خوف اور خوش فہمی عورت کو سب سے تیزی لاحق ہونے والی چیزیں ہیں"

\*\*\*\*\*

ہٹ کے دیکھیں گے اسے رونقِ محفل سے کبھی "

" سبز موسم میں تو ہر پیر ہرا لگتا ہے

وہ ، نصرت کے ساتھ خوش گپیوں میں لگا تھا

انہیں ساتھ ہنستا دیکھ کر زائرہ کے قدم سست ہوئے

اس نے ہاتھ کی پشت سے ہونٹوں پہ لگی لب اسٹک مٹائی ، بالوں کی لٹیں اندر  
کیں اور دوپٹہ مزید پھیلا کر اوڑھا

السلام و علیکم

نصرت نے پرجوش ہو کے اسے سلام کیا جبکہ حسن صرف اسے دیکھ رہا تھا

و علیکم السلام

اس نے پوری توجہ نصرت پہ مرکوز رکھی تھی  
وہ سلام دعا کر کے اپنی ٹیبل کی طرف بڑھی  
چلیں ؟

نصرت نے حسن کو ٹھوکا دیا

آں ہاں --- وہ چونک کے مسکرایا  
رات والی بات چیت کے باوجود بھی اسے زائرہ سے اتنی بے رخی کی توقع نہیں  
تھی

اسے چند دن ہی ہوئے تھے اس آفس میں مگر نصرت اور باقی لوگوں سے مل کر وہ  
اپنائیت کے ماحول میں جاچکا تھا مگر زائرہ کا رعب اتنا تھا وہ خاصا دب کے رہتا تھا  
اس سے



کل والی حرکت کے بعد تو وہ شاید اب اس سے بات بھی نہ کرے

وہ دل مسوس کے رہ گیا

عجیب سی کشش محسوس ہوتی تھی اسے زائرہ میں اور اس بات کو وہ ڈینامی نہیں  
کر سکا

جب آپ کو تنہا رہنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ "  
"آپ کے پاس ایسی بات ہے جو کوئی اور نہیں سمجھتا

وہ کافی دیر سے یونہی خاموش بالکنی میں کھڑی رہی

گلی میں تقریباً سناٹا تھا اکا دکا بائیک اور گاڑیاں آ جا کر رہی تھیں

منڈیر پہ دھرا کپ خالی اور ٹھنڈا ہو چکا تھا

بچوں کو سلا کر وہ آج کل رات میں کچھ وقت بالکنی میں گزارنے لگی تھی

عاصم کام سے آگے ماں اور ٹی وی کو وقت دیتا تھا

بیویوں کو وقت نہیں دیا جاتا انکے لیے تنخواہ کافی ہوتی ہے شاید جو وہ مہینے کے

شروع میں تھما دیتے ہزاروں ہدایات کے ساتھ

بچوں کی اسکولنگ کے بعد سے اسکا میکہ بھی تقریباً چھوٹ گیا تھا شادیوں اور عید

بقرعید پہ بہن بھائیوں سے ملاپ ہو جاتا تھا

ماں باپ کا سایہ اٹھ چکا تھا بھائی بیوی کا ہو چکا تھا اک بہن آؤٹ آف سٹی رہتی

جس سے وڈیو کال پہ بات ہو جاتی تھی وہ خود اپنی زندگی میں اتنی مصروف رہتی تھی

کسی سے کیا شکوہ کرتی بھلا ---

کسی زمانے میں وہ بہت باتونی ہوا کرتی تھی گھر میں چھوٹی ہونے کے سبب مگر

زندگی کے چکر نے اسکی گویائی چھین لی تھی

یہ زندگی سے زیادہ زندگی میں موجود لوگوں کا قصور تھا

وہ اپنی سوچوں میں مزید گم رہنا چاہتی تھی مگر میسج کی بیپ نے اسکا سارا ارتکاز توڑ دیا

کیسی ہیں آپ ؟

وائس لیپ پہ میسج تھا نمبر انجان تھا مگر میسج کے الفاظ شناسا

میرا نمبر کہاں سے ملا ؟

اس نے فوراً ٹائپ کر کے بھیجا

وہ کچھ دنوں سے موبائل ساتھ رکھتی تھی جیسے وہ خود بھی کسی کی منتظر تھی ورنہ پہلے اسکا موبائل ادھر ادھر ہی ہوتا تھا

آفس کے وائس گروپ سے -- آپکو برا لگا ؟

آگے اداس شکل کی ایوجی تھی

میں ٹھیک ہوں تمہیں کوئی کام نہیں ہے میری خیریت لینے کے علاوہ ؟

اس نے ٹائپ کر کے بھیجا

اکیلے سوچتے شل انسان کا بھی دل چاہتا ہے کے کوئی بات کرنے والا مل جائے

عاصم اور اسکے بیچ تو گھر اور بچوں کے علاوہ باتیں ہی ختم ہو چکی تھیں مہینوں بعد

ملاپ ہو جاتا تھا جیسے ایک فرض ادا ہو گیا میاں بیوی کے رشتے میں رہنے کا ---

میں بہت کام کرتا ہوں اپنی امی کا اکلوتا لاڈلا ہوں سارے کام کرواتا ہوں انکے  
ساتھ آفس سے گھر آکے

حسن کے میسج سے اسے خوشی ہوئی کتنا احساس کرنے والا تھا وہ

ماشاء اللہ بہت اچھی بات ہے بیگم کا بھی ایسے ہی ہاتھ بنایا کرنا

Novelistan

اس نے پتہ نہیں کیا سوچ کر یہ بات کی تھی

میری منگیت یہی کہتی ہے کہ وہ سارا کام کروائے گی مجھ سے

حسن کا میسج میں کیا تھا جو اسے برا لگا تھا؟؟

وہ خود بھی سمجھ نہیں پائی بس اسے کچھ بہت برا لگ گیا تھا

ہمممم ---

اس نے کوئی دلچسپی نہیں دکھائی

میں سونے جا رہی ہوں شب بخیر

اس نے میسج بھیج کے موبائل منڈیر پہ رکھ دیا

اسے اندازہ نہیں تھا اسکی منگیتر بھی ہوگی

اسکی حسن کے بارے میں رائے خراب ہو چکی تھی وہ مزید اس سے بات کی  
خواہاں نہیں تھی

\*\*\*\*\*

نصرت تم نے فراہ کی پرفارمنس تیار کر دی؟  
اور باقیوں کے اپریلز کا کیا ہوا؟

ہیلو بیوٹیفیل لیڈیز---

حسن بلیک شرٹ بلیو جینز میں نکھرا ستھرا انکے سامنے موجود تھا

ہائے ہینڈسم۔۔

نصرت نے گرمجوشی سے اسے جواب دیا

زائرہ نے منہ فائل میں دے رکھا تھا

حسن اور نصرت اسکے جواب کے منتظر تھے

نصرت تم وہ تیار کر کے بھجیو میں اپریزل کا چیک کرتی ہوں

وہ فوراً کرسی سے اٹھ کر جانے لگی

اسکی بے رخی نصرت نے بھی محسوس کی

حسن خاموشی سے وہاں سے نکل گیا



\*\*\*\*\*

کیا ہو گیا ہے زائرہ؟ اتنی روڈ کب سے ہو گئیں تم؟ "

نصرت اسکے کان کھانے پہنچ چکی تھی

کام کر لیں؟

اس نے ٹاپک گول کیا

حسن سے کیا مسئلہ ہے تمہیں؟ ٹیم ہے وہ ہماری پروفیشنلزم بھی کوئی چیز ہوتی

ہے یار

وہ اسے سمجھا رہی تھی

دیکھو نصرت --- تمہیں دوستیاں بنانی ہیں بناؤ مجھے مت گھسایا کرو اس سب میں

بس مجھے نہیں پسند وہ میں ریزرو ہی ٹھیک ہوں

وہ الجھ کے بول رہی تھی

اسے کیا ہوا تھا؟ وہ ابھی خود کو وقت دے کر سمجھنا چاہتی تھی

اسکی زندگی اچھی گزر رہی ہوتی تو لاکھ حسن آتے جاتے وہ نارمل رہتی مگر جن حالات میں وہ اسے ٹکرایا اور جو رویہ حسن نے اس کے ساتھ اپنا رکھا تھا وہ زائرہ کو الجھا رہا تھا

نصرت؟

ہاں کیا ہے؟

وہ منہ پھلائے بیٹھی تھی

بہت دوستی ہوئی ہے کیا تمہاری؟ کال وال پہ باتیں کرتے ہو کیا؟

وہ بہت محتاط ہو کر پوچھ رہی تھی جیسے کسی نتیجے پہ پہنچنا چاہ رہی ہو

نہیں یار نمبر تو ہے اسکا میں نے خود مانگا تھا مگر اس نے خود سے کوئی میسج یا کال  
نہیں دی کبھی فیسبک پہ بھی میں نے ہی ایڈ کیا کہ چلو شغل لگاؤں گی مگر بول  
رہا تھا فیسبک اور میسنجر زیادہ نہیں چلاتا ساری باتیں آفس میں ہی ہو جاتی ہیں اس  
سے

تم کیوں پوچھ رہیں؟ نصرت نے دانت نکالے

کیونکہ بہت سگی بن رہی ہونا اسکی تنہی۔۔ زائرہ نے منہ بنایا

مگر دل میں عجیب دھکڑ پکڑ ہونے لگی تھی  
کیا اس نے نصرت کو ہماری بات چیت کا نہیں بتایا

اچھا لڑکا ہے یار

نصرت اسے چپ دیکھ کر پھر سے بولنا شروع کر چکی تھی

گود لے لو تم اسے  
اور تمہیں بہو بنالوں گی کیسا؟

وہ منہ پھاڑ کے ہنسی

شٹ اپ یار، سوچ لیا کرو بولنے سے پہلے عجیب کچھ بھی

زائرہ کو اسکی بات بالکل اچھی نہیں لگی

ایک بھی میل ڈھنگ سے کمپوز نہیں کی اس نے  
کس نے ہائر کیا ہے جواد کو؟



میں نے ----

زائرہ کے جواب پہ بولتا ہوا حسن یک دم چپ ہو گیا

پہلی بار دونوں کی نگاہوں کا ٹکراؤ ہوا تھا

وہ عین ایک دوسرے کے مقابل تھے

جب کسی عورت میں حسن رعب اور کردار ساتھ ہو "

"!..جان لو کہ تم مشکل میں پڑنے والے ہو

حسن کو اسکی خفگی بھولنے لگی

اتنا بھرم تو ہو نہ تعلق میں لازمی "

شرمنگی نہ ہو جو کبھی لوٹنا پڑے

میں چاہتا نہیں ہوں تجھے چھوڑنا مگر

" اتنا بھی ناستا کہ تجھے چھوڑنا پڑے

وہ غور سے ناشتہ کرتے ہوئے عاصم کو دیکھ رہی تھی

عاصم بہت عام نقوش والا ایک عام سا شخص تھا اسکی شخصیت میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں تھی جس میں کشش ہو

واحد کشش یہ تھی کہ یہ شخص اسکے بچوں کا باپ تھا

مما آج پارک جائیں گے ----



شفاء کی فرمائش پہ اسکا ارتکاز ٹوٹا

جی ممّا کی جان اوکے

ٹھیک ہے نا عاصم ؟ وہ شوہر کو دیکھ رہی تھی جسے کہیں جانے میں کوئی دلچسپی  
نہیں تھی

نہیں بھئی کیا کریں گے ؟ آج تو ٹاکرا ہے پاکستان بھارت کا بہت رش ہوگا باہر  
گھر پہ رہتے پھر کبھی چلیں گے

وہ پھر کبھی کافی مہینوں سے نہیں آ رہا  
زائرہ نے طنز کیا



ہاں اب شروع ہو جاؤ جیسے میں تو کہیں لے جاتا ہی نہیں



آپ موبائل پہ دیکھتے رہیے گا میچ بس ساتھ چل لیں بچوں کو آسرا رہے گا کہ  
باپ ساتھ ہے  
وہ تحمل سے بولی

نہیں جانا بس ، ایک ہی دن ملتا ہے چھٹی کا اسے بھی باہر ضائع کردوں میں  
تم لے جاؤ نایار میرا کوئی موڈ نہیں  
وہ زچ ہونے لگا تھا

میرا بھی موڈ نہیں مگر بچوں کے لیے کرنا پڑتا ہے

بچوں کے لیے ہی کرتا ہوں اور کتنا بھی کرلو کم ہی ہے

وہ ہاتھ جھٹک کے اٹھ گیا

اچھا ناشتہ تو کر لیں

وہ پریشان ہو گئی

نہیں کرنا بہت شکریہ

صبح صبح ڈرامہ شروع ہو جاتا ہے اس گھر میں

وہ بر بڑاتا رہا

زائرہ افسوس سے اسے دیکھ رہی تھی

\*\*\*\*\*

اس نے نصرت کے ساتھ پروگرام بنا لیا وہ بھی بچوں سمیت پارک آگئی تھی "

موسم سرما کا اوائل تھا کافی لوگ آئے ہوئے تھے

نصرت کے دونوں بیٹے زائرہ کے بچوں سے عمر میں بڑے تھے

بیٹا، خیال رکھنا بچوں کا آرام سے کھیلو

ہم کھانے کے لیے لاتے ہیں کچھ --

نصرت اپنے بچوں کو تاکید کر کے زائرہ کے پاس بیٹھ گئی

میچ کے آگے تو مرد سب کو بھ جاتے ہیں یار

گفتگو وہیں سے شروع ہو چکی تھی

میچ کی بات نہیں ہے عاصم کا تو روز کا ہی ہے تقریباً

زائرہ بیزار بیٹھی تھی

میں نے سوچا تھا وہ بچوں کو پارک لے آئیں گے تو میں گھر پہ رہ کر کام نمٹا کے  
آرام کروں گی



کمر درد کیسا ہے اب ؟

نصرت نے اس سے پوچھا

بہن کمر سے زیادہ دل میں درد رہنے لگا ہے میرے تو۔۔۔

وہ تھکن بھری مسکراہٹ چہرے پہ لائی

میں تو کہتی ہوں لات مار عاصم کو

نصرت جذباتی ہوئی

اور اسے لات مار کے کیا کروں؟ دو بچوں کے ساتھ کہاں جاؤں؟ کیسے سب نئے  
سرے سے شروع کروں؟

بھائی بھابھی مہمان کے طور پہ برداشت کر لیتے ہیں مستقل مہمان نہیں بن سکتی  
انکے گھر

بہن دور ہے اور اسکے اپنے مسائل

شہر کے حالات ، پھر بچوں کی دادی اور باپ سے محبت

اپنی انا کے لیے بچوں کا سکون نہیں تیاگ سکتی میں نصرت ---

" اپنا دل توڑنا آسان ہے مگر گھر نہیں "

وہ سامنے نظریں جما کے بولی وجود حاضر دماغ غائب ----

\*\*\*\*\*

حسن آپ نے پرفارمنس تیار کر کے نصرت کو دے دی ؟ "

وہ اسکے بالمقابل کھڑی تھی

جی زائرہ بس دو منٹ ---

وہ تیزی سے ہاتھ چلا رہا تھا

یہ کیا ہوا؟  
اسکی نظریک دم اسکے ہاتھ پہ بنے میرون نشان پہ پڑی جو پھپھولے کی شکل اختیار کرچکا تھا

ارے یہ وہ کل جل گیا تھا ---

حسن نے تکلیف سے مسکرا کر کہا

کیسے ؟

زائرہ فکر مندی سے پوچھ رہی تھی

امی کے لیے پراٹھا بنا رہا تھا انکی طبیعت خراب تھی تو -- وہ مسکرائے جا رہا تھا

زائرہ اسکے پاس کھڑی اس سے باتیں کر رہی تھی

یہ لمحہ اسے بہت خاص لگا

اوہ --- تو وہ ٹیوب آتا ہے نا مارکیٹ میں نام یاد نہیں آ رہا مجھے ابھی وہ لگانے سے

بہت جلدی ٹھیک ہو جاتا ہے



وہ جوش سے بولی اس سے کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھا جاتا تھا

مجھ کو ڈر ہے ترے وعدے پہ بھروسہ کر کے "

"مفت میں یہ دلِ خوش فہم نہ مارا جائے

میں لگا لوں گا آپ پریشان نہیں ہوں

وہ اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

فان کلر کے سوٹ جس پہ شکنیں آچکی تھی میک اپ سے عاری چہرے کے

ساتھ بھی وہ آنکھوں کو اچھی لگ رہی تھی

اس میں جاذبیت تھی اسکا رعب اسے دوسروں سے منفرد کرتا تھا  
کچھ تو تھا اسکی شخصیت میں کہ حسن خود کو روک نہیں پاتا تھا  
وہ اسے جاننا چاہتا تھا مگر کیوں؟ کیا لگتی تھی وہ اسکی؟

اسے اسطرح دیکھ کر زائرہ فوراً سنبھلی

فائل ریڈی کر کے دو فوراً۔۔۔

وہ یک دم روڈ ہو کے وہاں سے نکلی

حسن نے ہنسی ضبط کی

وہ زیادہ دیر اسکے ساتھ نرمی نہیں برت پاتی تھی

\*\*\*\*\*

رات میں روٹیاں پکاتے پکاتے اسے اچانک اس ٹیوب کا نام یاد آیا تھا "

اس نے بنا پرواہ کیے اٹا لگے ہاتھوں سے جا کے ٹیبل پہ رکھا فون اٹھایا

*Novelistan*

ٹیوب کا نام لکھ کے اس نے حسن کے نمبر پہ سینڈ کیا تھا

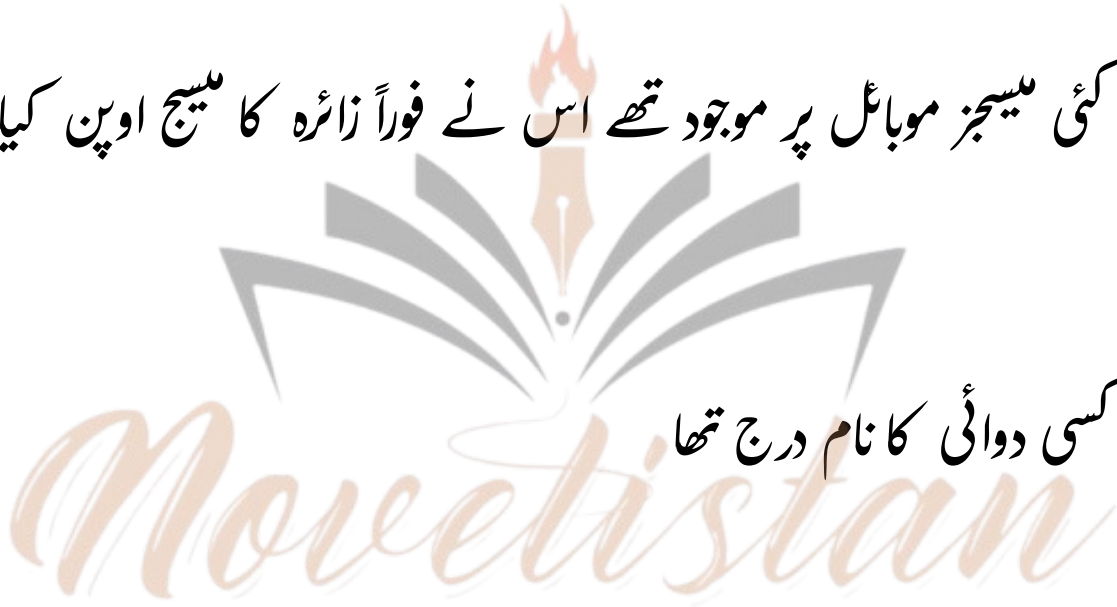
\*\*\*\*\*

کھانا کھاتے کھاتے اسکے ہاتھ رک گئے تھے "

میج کی بیپ کے ساتھ موبائل پہ نظر پڑتے ہی جو نام جگمگا رہا تھا اس پہ حسن کو یقین نہیں آیا

ماریہ کے کئی میسجز موبائل پر موجود تھے اس نے فوراً زائرہ کا میج اوپن کیا

میج میں کسی دوائی کا نام درج تھا



نا سلام نادعا نا کوئی ایوجی

حسن کو حیرت تب ہوتی جب یہ سب ہوتا ---

ماریہ کی آتی ہوئی کال کو اگنور کر کے اس نے زائرہ کو تھینکس اور آگے ہارٹ  
ایوجیز بھیجے

آئندہ ہارٹس مت بھیجنا ---

میسیج پڑھ کے حسن کے چہرے پہ مسکراہٹ رہینگئی

اوکے سر اور کوئی حکم؟ اس نے پھول لگا کے بھیجے ---

موبائل اسکرین کو مسکراہٹ لیے دیکھتا ہوا وہ ماریہ کے میسیجز اور کال یکسر نظر انداز  
کرچکا تھا

کہاں تھے تم حسن ؟

اسکے کال بیک کرنے پہ وہ چیخنی

بڑی تھا یار سوری ---

وہ کیا بتاتا، اسے خود نہیں پتہ کہ وہ آج کل کہاں ہوتا تھا

کسی کے ماتھے کی شکنوں میں الجھا، کسی کی اداسی بھری مسکراہٹ کی کھوج  
میں، کسی کے تلخ رویے کے تعاقب میں وہ بس گم تھا

ٹھیک ہے رہو بڑی ---

ماریہ نروٹھی ہوئی

اوکے تم پڑھ لو کل بات کرتے ہیں  
کس خوبصورتی سے اس نے چار سالہ منگیترا کو کٹایا تھا

بالے ---

ماریہ نے غصے سے فون کاٹا

\*\*\*\*\*

وہ کب سے فون ہاتھ میں لیے بیٹھی تھی نیند آنے کے باوجود وہ خود کو جگائے  
بیٹھی تھی

لاشعوری طور پر اسے حسن کے میسج کا انتظار تھا

رات کا یہ خاص وقت تھا جب وہ اسے کوئی نہ کوئی میسج ضرور کرتا تھا

\*\*\*\*\*

وہ لیٹنے ہی لگی تھی جب میسج کی ٹون بجی "

اس نے نوٹیفیکیشن بار سے ہی میسج پڑھا

*Novelistan*

"جاگ رہی ہیں؟"

حسن کا میسج تھا



وہ کیا رسیپلائی کرے کہ ہاں وہ اسی کے انتظار میں جاگ رہی تھی  
وہ اسے سچ بتاتی ہی کب تھی جواب بتاتی ۔۔

"سونے لگی ہوں"

اس نے کچھ توقف کے بعد جواب دیا  
*Novelistan*  
واقعی نیند آرہی یا بس مجھے بھگا رہی ہیں ؟

وہی مظلوموں والا انداز تھا اسکا

کیا ہے ؟

اس نے تپ کے جواب لکھا

بتادوں ؟ آگے کئی شرارتی شکل کے ایوجیز تھے

اف بھئی سونے دو کل آفس میں دیکھتی ہوں تمہیں تو ---

دیکھتی ہی نہیں آپ --- آگے اداسی والی شکل تھی

منگیتہ کیسی ہے تمہاری ؟

زائرہ نے اس پہ چوٹ کی

اسکا ذکر کیوں کرتیں ہیں آپ مجھ سے ؟

حسن سنجیدہ ہوا

تاکہ تمہیں یاد رہے کہ تم انگلیڈ ہو کسی کے ہو

"ہم کیوں بندھے ہوئے ہیں زائرہ ؟"

حسن بے بس ہوا

جسٹ شٹ اپ ---

مجھے اپنی حدود کا پتہ ہے اور میں اپنے بندھن میں خوش ہوں بہت

وہ اس پہ برہم ہوئی

ریلیکس رہیں ، یہیں ہوں میں بات کریں آرام سے

وہ کسی بھی قیمت پہ اس سے بات چیت کا خاتمہ نہیں چاہتا تھا

جو کچھ فلو میں اس کے منہ سے نکل گیا تھا وہ اس پہ نادم ہرگز نہیں تھا

مجھے نہیں کرنی بات تم جاؤ یہاں سے

زائرہ کا دل حلق میں آچکا تھا

وہ اتنا اسٹریٹ فارورڈ ہوگا یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا

ریلیکس رہیں آپ ---

سو جائیں آرام سے



وہاں نرمی برقرار تھی

وہ اسے غصے میں نہیں دیکھ پاتا تھا یہ بات زائرہ جانتی تھی

اس نے فوراً فون رکھا مگر نیند غائب ہو چکی تھی

آفس کے علاوہ یہ بات چیت صرف انکے درمیان تھی

وہ نصرت کو کبھی نہیں بتا سکی کہ حسن اسے میسجز کرتا ہے اور ان ڈائریکٹری اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتا رہتا ہے اسکے معنی خیر جملوں ، نرم گرم باتوں سے زائرہ کو کافی حد تک اندازہ ہوچکا تھا

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسکے میسجز کا جواب دے دیتی تھی  
اپنا دل بغاوت پہ اتر آیا تھا کسی اور سے کیا شکوہ پھر؟

\*\*\*\*\*

بزمِ امکاں میں نہیں کوئی می تصور تجھ بن "

" تو میرا عشق ہے یہ بات گرہ باندھ کے رکھ

نصرت ان دونوں کو بغور دیکھ رہی تھی

زائرہ کسی فائل پہ کام کر رہی تھی جبکہ حسن اسے نظروں کے حصار میں لیے اپنا  
کام تھوڑی تھوڑی دیر بعد دیکھ رہا تھا

اپریزل اتنا گھٹیا آیا ہے نا؟

نصرت بہانے سے زائرہ کے پاس گئی

ہاں یار --- وہاں وہی بیزاری تھی جو اسکا خاصہ تھی

نصرت کو یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ آگ کس طرف لگی ہے

میں حسن کے پاس سے آتی ہوں

وہ آگے بڑھی

زائرہ نے حسن کے نام پہ کوئی ری ایکشن نہیں دیا

ہاتھ کیسا ہے حسن؟ نصرت نے اسکے پاس جا کے پوچھا

جی کچھ بہتر ہے اب۔۔ وہ ہلکا سا مسکرایا

کہاں گم ہو؟ کب سے دیکھ رہی ہوں

وہ ٹولنے لگی

آں بس کہیں نہیں ویسے ہی موڈ خراب ہے کام کا دل نہیں چاہ رہا

وہ سچ بول گیا



میرا بھی دل چاہ رہا کہیں گھوم آؤں

ایک کام کرتے ہیں سب چلتے ہیں کہیں باہر ایک گھنٹے کے لیے آف کر کے  
لنچ کر آتے ہیں کیسا؟

سب چلیں گے؟ اس نے جھجک کے پوچھا

نظریں سامنے زائرہ پہ تھیں

آپ کا اشارہ کس طرف ہے؟ نصرت نے اسے آنکھ ماری

آپ جان ہی گئیں ہیں تو وقت ضائع کیوں کریں؟ وہ شرارت سے مسکرایا

دونوں زائرہ کی طرف بڑھے جو انہیں اپنی جانب آتا دیکھ چکی تھی

\*\*\*\*\*

لنچ کے لیے باہر جا رہے چلو ریڈی ہو جاؤ ---

نصرت نے آتے ہی اسے آرڈر سنایا

اسکی نظریں حسن کی طرف اٹھیں جو اسکی ہاں کا منتظر تھا

میں گھر کے لیے نکل رہی ہوں شفاء کو بخار ہے آج نہیں ، تم لوگ جاؤ ہیو فن "

---

وہ مدھم سا مسکرائی

حسن کا چہرہ نبجھ گیا

اوہو --- اوکے

تم گروپ میں ہماری تصویریں دیکھ کر گزارہ کرنا

وہ اسے نقلی کا چڑانے لگی



وہ حسن کے برابر سے اسکا حافظ کرتی ہوئی گزر گئی

ایک ایک قدم اسے من من بھر کا لگ رہا تھا

یوں جیسے کہ وہ جانا نہ چاہتی ہو

\*\*\*\*\*

رات میں کاموں سے فارغ ہو کے وہ آفس گروپ دیکھ رہی تھی "

سب لہجہ پہ کافی خوش نظر آرہے تھے مگر وہ نہیں تھا

زائرہ نے بار بار ہر تصویر کھول کے دیکھی مگر وہ کہیں نہیں تھا

اسکا دل عجیب ہو رہا تھا کیا وہ نہیں گیا تھا؟ مگر کیوں؟ صرف اسکی وجہ سے؟

وہ اتنی خاص تھی؟

اسے خوشگوار حیرت نے آن گھیرا

اسے یاد آیا جب حیدرآباد میں انکی ایک قریبی کزن کی شادی تھی اسے پیلیا ہو گیا تھا  
وہ نہ جاسکی مگر عاصم ، ماں کو لے کے خوشی خوشی چلا گیا تھا وہ بیوی تھی اسکی  
مگر اس نے خیال نہیں کیا  
حسن کی کیا تھی وہ ؟



کچھ لوگوں کے ساتھ سالوں گزار دو مگر اپنے نہیں بنتے اور بعض لوگ کیسے پل "

" میں دل میں گھر کر لیتے ہیں

شکر ہے اللہ کا دوا دے دی تھی بہت بہتر ہے



اس نے شکریہ کے ساتھ میسج کا جواب دیا

اور آپ کیسی ہیں ؟

\*\*\*\*\*

حسن نے سر کو بیڈ سے ٹکایا "

سارے دن کی تھکن اسوقت اترتی تھی اسکی

اپنی رات کا یہ پہر وہ زائرہ کے نام کرچکا تھا

\*\*\*\*\*

میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو؟ ہاتھ کیسا ہے اب؟ "

اس نے اخلاقی طور پہ اسکی بھی خیریت طلب کی

اب ٹھیک ہوں " --- "

حسن کے میسج نے اسکی ہاتھوں کو جمایا

زائرہ نے لبوں پہ زبان پھیری

منگیتہ کیسی ہے ؟

اس نے پھر حسن کا موڈ خراب کیا

ماریہ نام ہے اسکا ، امی کی کزن کی بیٹی ہے میڈیکل کی اسٹوڈنٹ ہے "

حسن نے آج اسے سب بتانے کا فیصلہ کیا



\*\*\*\*\*



بابا لاہور سے تھے امی کی کراچی کی "

یہاں زیادہ رشتے دار نہیں ہیں ددھیال لاہور میں ہے سارا

بابا کی ڈیٹھ کے بہت عرصے بعد کراچی آئے وہیں رہا ہوں ، وہیں تعلیم مکمل کی

اکلوتا تھا تو امی کے ساتھ ساتھ رہا ہر قدم پہ

پتہ ہے زائرہ ، پھپھو کے پڑوس کی ایک لڑکی تھی بہت پیچھے پڑ گئی تھی میرے  
میں نے کبھی اسے لفٹ نہیں کروائی خودکشی تک کی دھمکیاں دیتی تھی بہت  
مشکل سے جان بچا کے یہاں آگیا اسکے بعد جب بھی لاہور گیا ہوں اس سے چھپتا  
ہی رہتا ہوں اب سنا ہے وہ کہیں باہر چلی گئی ہے تھینک گاڈ

زائرہ پوری توجہ سے اسکے میسجز پڑھ رہی تھی جہاں آج وہ اپنا دل کھول کے دکھا رہا

تھا

کراچی سے آنٹی نے سامنے سے رشتہ دیا  
امی کو اعتراض نہیں تھا اور اسوقت مجھے بھی نہیں --

اسوقت مطلب ؟



زائرہ نے چونک کے پوچھا

"ماریہ نے پسندیدگی کا اظہار کیا تھا"

واہ بھی ---

زائرہ نے رپلائی میں اسے چھیڑا

تم نے آفس میں کسی کو اپنی منگنی کا نہیں بتایا؟ "

اس نے پوچھا

"میں ہر ایک سے اپنی باتیں نہیں کرتا زائرہ "

بہت کچھ تھا اسکے میسج میں وہ کیا سمجھا گیا تھا اسے وہ سمجھ گئی تھی

"بہت شکریہ اتنی عزت اتنے مان کا حسن "

آپ شکریہ مت کیا کریں پلیز  
میرے دل میں آپکا بڑا مقام ہے

وہ مسکرایا

میں بہت قدر کرتی ہوں اس احترام کی  
وہ مزید ممنون ہوئی



اور اگر یہ جذبہ احترام سے آگے کا ہوا "؟"

اس نے جھک کے میسج کیا

وہ جانتا تھا وہ برہم ہی ہوگی مگر وہ بھی مجبور ہو جاتا تھا اسکے آگے

دور رہو مجھ سے آئی سمجھ ؟ "

اسکی توقع کے مطابق زائرہ کا ریپلائی تھا .  
وہ گہری مسکراہٹ کے ساتھ میسج پڑھ رہا تھا

" میں اپ کی خواہشات کی قدر کرتا ہوں مگر مانوں گا وہی جو ڈھنگ کی ہوں گی "

حسن نے نچلا ہونٹ دبا کے سینڈ کا بٹن ٹچ کیا

اسکی آنکھیں چمک رہیں تھیں تصور میں اسکا برہم چہرہ لا کے وہ دلکشی سے مسکرا رہا تھا

زائرہ نے غصے سے فون رکھا

: نزار قبانی کہتے ہیں کہ  
توجہ دینا محبت دینے سے زیادہ اہم ہے اگر لوگ مجھے محبت کرنے والے شخص اور  
توجہ دینے والے شخص میں سے کسی ایک کے انتخاب کا اختیار دیں تو میں اس  
شخص کو منتخب کروں گا۔ جس نے مجھے اپنی توجہ کے ساتھ قید کر لیا ہو۔

(نزار قبانی سر زمین عرب کے شاعر، اور نثر نگار ہیں)

اس نے فیسبک پہ لگی پوسٹ دیکھ کر سرد آہ بھری ---

اک نظر شوہر کو دیکھا جسکی پوری توجہ خبروں پر تھی

کیا دنیا کے سب ہی مرد ایسے ہوتے ہیں یا میرے ہی حصے میں یہ آزمائش آئی ہے ؟

ٹھیک ہے آپ ٹی وی دیکھیں مگر بیوی کیا دیکھنے کی چیز نہیں ؟  
اگر عاصم کو کبھی پتہ چلا کہ کوئی اسکی بیوی کی توجہ کا منتظر رہتا ہے اس سے بات کرنے کو ترستا ہے کیا تب بھی وہ اس سے ایسے ہی غافل رہے گا ؟  
کیا اسے جلن نہیں ہوگی ؟ جلن تو محبت میں ہوتی ہے شاید --



وہ دل و دماغ کے ساتھ مجھ گفتگو تھی اسے پتہ بھی نہیں چلا کب عاصم اٹھ کے  
سونے کے لیے جاچکا تھا۔

\*\*\*\*\*

پورا گھر دیکھ کر، کام سمیٹ کر وہ بھی سونے کے لیے لیٹی مگر دھیان کے "   
ڈورے حسن میں الجھے تھے وہ آج آفس نہیں آیا تھا میسج پہ وہ اسے بتاچکا تھا مگر   
زائرہ نے اسے کوئی ریپلائی نہیں دیا نہ ہی چھٹی کی وجہ طلب کی   
وہ اسکے کردار پہ مرتا تھا اور زائرہ اس کردار کو مینٹین رکھنا چاہتی تھی   
وہ نہیں چاہتی تھی حسن اسے کوئی ترسی ہوئی، گھر اور شوہر سے فرار حاصل   
کرنے والی عورت سمجھے

"عورت کا دل رازوں کا سمندر ہوتا ہے"

حسن شاید کبھی زائرہ کو جان نہ پائے گا کہ اسکے دل میں آخر کیا جذبات ہیں

\*\*\*\*\*

وہ رات میں لیٹ کے حسن کی آئی ڈی پہ موجود اسکی تصاویر دیکھ رہی تھی " اس نے اسکرول کرتے کرتے نیچے دیکھا تو اک وڈیو موجود تھی جس میں وہ گٹار پکڑے کوئی گانا گارہا تھا

زائرہ نے ہیڈفونی لگائے

بہت اچھی چھنی ہوئی آواز تھی اسکی ---

سنتے سنتے زائرہ کی آنکھیں بند ہونے لگی

کسی دور میں یہ گانا اسکا پسندیدہ ہوا کرتا تھا اسے پتہ ہی نہیں چلا کب اسکی آنکھ  
لگ گئی

وہ ہڑبڑا کے اٹھی موبائل ہاتھ میں ہی موجود تھا

وہ نیند میں شاید اسکی تین سال پرانی وڈیو لائک کرچکی تھی

یا اللہ موت دے دے دے ----

زائرہ نے سچے دل سے دعا کی

مارے شرمندگی کے وہ منہ چھپا گئی

حسن کیا سوچے گا وہ اسے اسٹاک کرتی ہے

اففف ----

وہ اپنا لائک ہٹا چکی تھی مگر جانتی تھی نوٹیفکیشن جاچکا ہوگا

کل آفس میں وہ اسکا سامنا کیسے کرے گی ؟

اسے اپنی بے اختیاری پر شدید غصہ آیا

\*\*\*\*\*

کیا بات ہے چہرہ بلب ہو رہا ہے کیا شادی وادی طے ہو گئی ؟

نصرت نے حسن کو گھیرا جو شدید خوش نظر آ رہا تھا

ارے نہیں بھئی ، بس ویسے ہی

آپکی دوست نظر نہیں آریں ؟

وہ کب سے زائرہ کو ڈھونڈ رہا تھا

وہ شاید کینٹین کی طرف ہے --- نصرت اسکی بے قراری پہ گہرا مسکرائی  
تم جا کے ملو اس سے میں آتی ہوں ---

\*\*\*\*\*

*Novelistan*

زائرہ ؟

بات تو سنیں ---

وہ اسکے پیچھے پیچھے آوازیں لگاتا آ رہا تھا

کیا ہے؟ وہ پلٹ کے غرائی اسکی آنکھوں میں شدید غصہ تھا  
کیوں پیچھے پڑے ہو؟ کوئی ڈیسنسی ہے تم میں یا نہیں؟  
وہ اسکی کلاس لگا چکی تھی جو ڈھیٹوں کی طرح مسکرا رہا تھا  
آپ کل میری پروفائل چیک کر رہی تھیں نا؟ وہ جاذبیت سے اسے دیکھ رہا تھا  
اگنور کرنے کا نائک کیوں کرتی ہیں آپ؟  
آپ جانتی ہیں کہ میں کیا چاہتا ہوں

وہ اس پہ نظریں جما کے بولا جو مسلسل نظریں چرا رہی تھی

بھول جاؤ مجھے ---

وہ بے بس ہونے لگی

"نہیں بھول سکتا اور آپکی طرح بھولنے کی ایکٹنگ بھی نہیں کر سکتا اوکے؟"

وہ اس پہ چیخا

انسان بنو اور آواز نیچی رکھو اپنی سمجھے ---



وہ برہم ہوئی پہلی بار اس نے حسن کا غصہ دیکھا تھا

کیوں پاگل کر رہیں ہیں مجھے؟

میں نے کہا تھا پیار کرو؟ وہ الٹا اس پہ چڑھی

زائرہ مجھے ہمیشہ سے چاہا گیا ہے پہلی بار کسی کو خود سے چاہ رہا ہوں یقین کریں  
میں جان کے نہیں کر رہا کوشش کرتا ہوں بہت مگر آپکا خیال پیچھا نہیں چھوڑتا  
مجھے لگا بس اٹرکشن ہے بات وات ہوگی تو سب نارمل ہو جائے گا مگر سب الٹا ہو گیا  
غلط ہو گیا

بہت عذاب ہے کسی کو چاہنا اب سمجھ آ رہا ہے  
وہ تھکن بھرے لہجے کی بولا



وہ کیا بولتی اسے؟ اس خود اندازہ تھا اسکی اپنی کیفیات حسن سے جدا نہیں تھیں  
مگر وہ جذبات کا گلا گھونٹنے میں ماہر ہو چکی تھی



مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تم کیا چاہتے ہو۔۔۔ بہتر ہوگا اپنی منگیتر تک رہو مجھے  
کوئی شوق نہیں کسی کی آہیں اور بددعائیں لینے کا

دور رہو مجھ سے بس۔۔۔

وہ مضبوط قدموں سے اسکے برابر سے ہوتی گزر گئی

من پسند چیز پہ صبر کیا ہوتا ہے آج زائرہ عاصم کو اچھی طرح پتہ چل گیا تھا  
حسن کے دل میں آگ لگا کر وہ خود بھی جھلسی ہوئی گھر پہنچی تھی

\*\*\*\*\*

جو شخص مدتوں مرے شیدائیوں میں تھا "

آفت کے وقت وہ بھی ، تماشائیوں میں تھا

اس کا علاج ، کوئی مسیحا نہ کر سکا

جو زخم میری روح کی گہرائیوں میں تھا

کچھ وضع احتیاط سے ، بانٹتے ہم بھی دور

"کچھ دوستوں کا ہاتھ بھی رسوائیوں میں تھا

وہ بچوں کو کھانا کھلا رہی مگر خود اسکا کھانے کا بالکل دل نہیں تھا بھوک مری ہوئی  
تھی وہ کھانا کھلاتے کھلاتے بھی موبائل دیکھنا نہیں بھول رہی تھی مگر کوئی میسج  
موجود نہیں تھا

وہ دل مسوس کے رہ گئی

\*\*\*\*\*

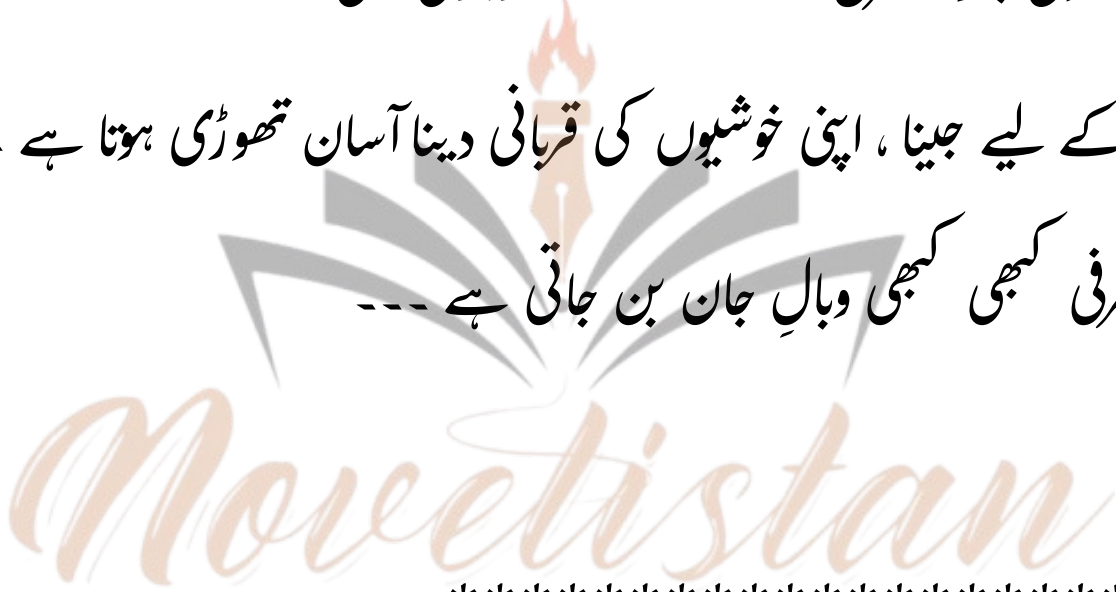
رات میں بچوں کو سلانے کے بعد وہ کمرے میں آئی تو عاصم اسکا منتظر تھا "

زائرہ اسے جاگا ہوا دیکھ کر حیران ہوئی

اسکی نظروں کا تقاضا جاننے میں کچھ ہی پل لگے وہ بیزاری سے بیڈ پہ لیٹی تھی

آج اسے کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا جیسے کوئی ہاتھ آئی چیز گنوا دی ہو

اسے کئی بار عاصم پہ حسن کا گمان ہوا  
کئی بار اس نے سر جھٹک کے لاجول پڑھی مگر دل کوئی کیسے سمجھائے ؟  
جب گھٹن حد سے بڑھی تو وہ کروٹ لے کے رونے لگی  
وہ کافی سالوں بعد اس طرح گھٹ گھٹ کے رو رہی تھی  
دوسروں کے لیے جینا، اپنی خوشیوں کی قربانی دینا آسان تھوڑی ہوتا ہے ---  
یہ اعلیٰ ظرفی کبھی کبھی وبالِ جان بن جاتی ہے ---



\*\*\*\*\*

وہ صبح آفس پہنچی تو ایک بری خبر اسکی منتظر تھی "

کتنے دن کے لیے گیا ہے ؟ "

اس نے خود پہ قابو پا کر نصرت سے پوچھا جو اسکی حالت کو بغور دیکھ رہی تھی

دس ، پندرہ دن کی لیو پر ہے

زائرہ کا منہ کھل گیا ۔۔ اتنے دن ؟

کیسی عادت لگا کے چلا گیا ہے ابھی تو کچھ پل گزرے ہیں اور میرا دل بند ہونے لگا ہے ۔۔

اسکی طبیعت عجیب ہونے لگی

نصرت نے فی الحال اسے اکیلا چھوڑنا مناسب سمجھا ۔۔

\*\*\*\*\*

مجھکو معلوم نہ تھی ہجر کی یہ رمز کہ تو "

"جب مرے پاس نہ ہوگا تو ہر اک سو ہوگا

کتنی بار اسکا ہاتھ حسن کے نمبر پہ جا جا کے واپس آیا تھا اس نے کاؤنٹ نہیں کیا

وہ چاہ کر بھی اسے میسج یا کال نہیں کر سکتی تھی مگر اسکے میسج کی منتظر رہی ---

کان ہمہ وقت فون کی طرف لگے رہتے

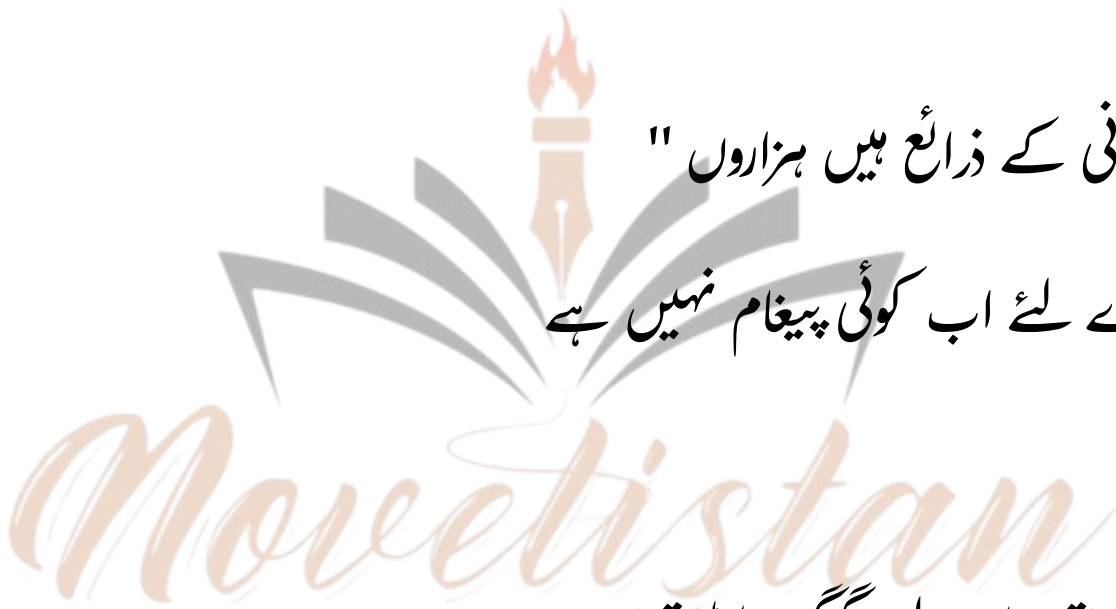
اسکا گھر کے کاموں میں بالکل دل نہیں لگ رہا تھا ہر وقت پیٹ میں گرہیں پڑتی

رہتیں وہ اپنی حالت سے خوفزدہ ہو رہی تھی

یہ دن اسکے لیے زندگی کے مشکل ترین دن ثابت ہو رہے تھے

\*\*\*\*\*

پیغام رسانی کے ذرائع ہیں ہزاروں "  
"پر تیرے لئے اب کوئی پیغام نہیں ہے"



وہ موبائل ہاتھ میں لیے گنگ بیٹھا تھا

کل اسکی واپسی تھی اور وہ دشمن جاں اسے ہر جگہ سے بلاک کر کے بیٹھی تھی  
وہ اسے کال کرنا چاہتا تھا بتانا چاہتا تھا کہ وہ آ رہا ہے مگر اس نے اپنے پاؤں پر  
کلباڑی مار لی تھی

وہ اسے خفا تھا، بن ملے آنے کا افسوس تو ان دنوں میں گیا ہی نہیں تھا مگر وہ اپنی اہمیت چیک کرنے کے چکر میں یہ بھول بیٹھا تھا کہ مقابل زائرہ عاصم ہے جسے سمجھنا کے ٹوچرہنے جتنا مشکل ترین ہے

ہجر میں دل ٹھکانے لگ گیا ہے "

"آٹکھ سے خون آنے لگ گیا ہے"

امی، آنٹی اور ماریہ کو لیے وہ لاہور میں گھوم رہا تھا مگر دل کراچی میں اٹکا ہوا تھا

اک جگہ انہیں کھانے کے لیے اتار کہ وہ جلدی سے پی سی او کی طرف آیا

اسکا نمبر تو حفظ تھا کئی بار ٹرائے کیا مگر وہ کال نہیں اٹھا رہی تھی



حسن کا دل بے چین ہوا

لاہور آنے کے بعد اس کا ایک پل بھی دل نہیں لگا تھا مگر وہ زائرہ سے دوری رکھنے  
پر مجبور تھا

کسے کال کر رہے؟ ماریہ اسکے پیچھے کھڑی تھی

وہ میرا فون مسئلہ کر رہا ضروری کال تھی خیر چلو ---

وہ جلدی سے بات بنا گیا ماریہ اسکے بدلتے رویے سے بہت پریشان رہنے لگی تھی وہ  
پہلے والا حسن لگتا ہی نہیں تھا

\*\*\*\*\*

بالآخر وہ کراچی آچکا تھا اور آج زائرہ کے سامنے تھا "

کیسے سینے سے لگاؤں کہ کسی اور کے ہو "

"میرے ہوتے تو بتاتا کہ محبت کیا ہے

کچھ لمحے دونوں نے خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے گزارے

اسے مسلسل چپ اور کام میں مگن دیکھ کر حسن سے رہا نہیں گیا وہ اسکے پاس  
پہنچا

سوری میں بتا کے نہیں گیا۔۔۔"

وہ شرمندہ تھا

تم میرے پابند نہیں ہو کہیں بھی آ جاسکتے ہو

وہ سپاٹ لہجے میں بولی

مس کیا تھا مجھے ؟ وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا

"وہ اسے بھولی کب تھی جو وقت نکال کے یاد کرتی ؟"

دور ہو کر تو وہ مزید اسکے پاس آگیا تھا

نہیں "---- زائرہ نے براہ راست اسکی آنکھوں میں دیکھا"

Novelistan

جہاں کچھ ٹوٹا تھا ---

کام کر لیں اب چھٹیاں ختم ہو گئی ہو آپکی تو --

وہ طنزیہ بولی

جی --- حسن نے سر جھکا لیا

\*\*\*\*\*

واؤ --- بڑی پیاری منگیتہ ہے "

نصرت اسکے موبائل میں لاہور ٹرپ کی تصویریں دیکھ رہی تھیں لچ بریک ہو چکا تھا  
وہ ان دونوں کے پاس ہی آگیا تھا

جب نصرت نے تصویریں دیکھنے کی فرمائش کی

دیکھو زائرہ ---

ماریہ کی تصویر اسکے سامنے تھی

ایک بہت ہی پیاری کم عمر سی لڑکی تھی وہ ---

زائرہ کو لگا اسکی آنکھ میں کچھ چلا گیا ہے شاید

وہ فوراً رخ موڑ گئی

ایک عورت صدیوں تک اپنی محبت چھپا سکتی ہے مگر جلن فوراً ظاہر کر دیتی ہے "

زائرہ نے اک لفظ بھی ماریہ کی تعریف میں منہ سے نہیں نکالا

نصرت نے اسکی جلن بھانپ لی تھی  
حسن بھی خاموشی سے بیٹھا تماشا دیکھ رہا تھا

نصرت نے اک نظر زائرہ کو دیکھا پھر ماریہ کی تصویر کی پھر حسن کو

اسے آج سمجھ آیا تھا محبت کو اندھا کیوں کہا گیا ہے



حسن کی لاکھ درخواست پہ بھی زائرہ نے اسے ان بلاک نہیں کیا وہ صرف اسکو  
آفس میں ہی برداشت کر پار ہی تھی گھر آکر اسے سکون چاہیے تھا

اپنے شل وجود کو اس نے بیڈ پر گرایا

دل کی بے سود تڑپ جسم کی مایوس پکار "

"!! چند روز اور مری جان فقط چند ہی روز-----

وہ نیند کی وادیوں میں اتر چکی تھی



حسن مستقل کروٹیں لے رہا تھا نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی "

وہ جانتا تھا زائرہ اسے اچھا نہیں سمجھتا وہ واقعی اچھا نہیں تھا



کوئی بھی اسے ایسا ہی سمجھتا مگر زائرہ کے ایسا سوچنے سے اسے بہت تکلیف  
ہو رہی تھی وہ اسکی مجبوریوں کو بھی جانتا تھا اسے یقین تھا وہ اس آگ میں اکیلا  
نہیں جل رہا مگر وہ چاہ کر بھی اظہار نہیں کرتی تھی  
اور اسکے منہ سے اظہار سن کر ہتھ سے اکھڑ جاتی تھی

آخری قسط کچھ دنوں بعد انشاء اللہ مقربت  
زہرہ قاسم آغا  
*Novelistan*  
میرے ساتھ قوالی نائٹ میں چلیں گی آپ دونوں؟

حسن کی بات پہ نصرت اور زائرہ نے اسے حیرانی سے دیکھا

پلیز --- وہ اصرار کرنے لگا

دماغ ٹھیک ہے ؟ نصرت ہنس کے بولی

پلیز زائرہ --- وہ اسکی منت کرنے لگا

اپنی منگیترا کو لے کے جاؤ --- وہ نہایت سنجیدگی سے بولی

حسن کی بھنویں تن گئی

یار گھر اور بچوں کا مسئلہ ہے نا

نصرت فوراً ان دونوں کے بیچ میں آئی

بچوں کو بھی لے کے چلیں ؟ نصرت نے حسن سے پوچھا

قوالی ناٹ ہے کوکو میلن والوں کا شو نہیں ---

وہ تپ کہ کہتا ہوا نکل گیا

زائرہ نے منہ چھپا کے ہنسی روکی



میں اپنی تمام دنیا بھول بیٹھا اس دن جب میں نے تمہیں دیکھا

تمہاری گہری آنکھوں میں ، میں نے کیا کچھ نہیں دیکھا

میں نے تمہارے تمام غم اسی پل خرید لیے تھے جب میں نے تمہیں اپنا دل دیا  
تمہاری جان کی قسم میری جان میں جان آئی  
... جب میں نے تمہیں دیکھا

زائرہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے حسن کی طرف سے ملنے والی میل دیکھ رہی تھی

ایسا اظہار جو کسی بھی عورت کو ساتویں آسمان پہ بٹھا دے لفظوں کی ایسی بارش  
جو صحرا کو گلزار کر دے

وہ تھک کے صوفے پہ گرمی

اسکی آنکھوں کے کنارے بھینگے لگے تھے

نشست ہوتے ہوئے دیر تک کھڑے رہنا "

" بہت کھڑے کسی ایک کلہنہ رہنا

\*\*\*\*\*

صبح اسکی طبیعت خراب ہوگئی وہ آفس جانے کے بھی قابل نہیں تھی "

دل ، دماغ ، روح سب زخمی تھا اسے لگا وہ موت کے قریب ہے بے حد قریب --  
دریا کے پاس ہوتے ہوئے بھی پیسا رہنا آسان نہیں ہوتا

\*\*\*\*\*

شام تک اسکا بخار تیز ہو چکا تھا ساس اور بچے سب پریشان تھے وہ بہت کم بیمار " پڑتی تھی

عاصم اسے لے کے ڈاکٹر کے پاس آگیا

وائرل تھا اور اسے بے حد کمزوری بھی ہو رہی تھی

گھر آکر بھی عاصم نے اسے دوا دی اور خود بچوں کو ماں کے ساتھ سنبھال رہا تھا

زائرہ کو بہت عرصے بعد گھر میں اچھا لگا

ابھی امید باقی تھی عاصم کا رویہ بہت بہتر تھا اسکی بیماری میں ---

وہ مدھم مسکراہٹ لیے بچوں اور شوہر کو کھانا کھاتے دیکھ رہی تھی

حسن ایک خوش نما سراب تھا اور عاصم ایک تکلیف دہ حقیقت ---

مگر بہر حال حقیقت کا سامنا کرنا چاہیے

"عقل کا غلط فیصلہ بھی جذبات کے صحیح فیصلے سے بہتر ہوتا ہے"

\*\*\*\*\*

زائرہ آپ کیسی ہیں اب؟ کل آپکی طبیعت کا سن کے پریشان ہو گیا تھا مگر " آپ سے رابطہ ہی نہیں ہو سکتا اب پلیز ان بلاک کریں مجھے

*Novelistan*

یہ کیا ہے؟

زائرہ نے موبائل اسکے سامنے کیا

حسن کی ایک دن پہلے والی میل تھی

آپ نہیں جانتی کیا ہے؟

جانتی ہوں تبھی پوچھ رہی ہوں

یہ الفاظ، یہ جذبات کسی اور کے لیے ہونے چاہیے حسن۔۔

وہ ماریہ کی طرف اشارہ کر رہی تھی

مجھے آپ سے محبت ہے اس سے نہیں۔۔۔

حسن اسکے آگے ڈٹ گیا

وہ دونوں واش روم سائیڈ پہ تنہا تھے



میں لعنت بھیجتی ہوں تم پہ ، اور تمہاری اس چار دن کی اٹریکشن پہ جسے تم " محبت جیسا پاکیزہ نام دے رہے ہو

یہ بات میری طرف دیکھ کر کہیں زائرہ ---

مجھے اپنی برائیوں کا علم ہے حماقتوں کا پتہ ہے جو کر رہا ہوں اسکی پوری ذمہ داری لیتا ہوں

جانے کیا ہو گا کچھ نہیں معلوم "

"کچھ بھی ہو جائے میں تمہارا ہوں

مگر آپ مجھ سے محبت نہیں کرتیں اس بات کو میں ماننے سے انکار کرتا ہوں

ماریہ بہت اچھی لڑکی ہے تمہیں پسند کرتی ہے اور تم بھی اسے کرتے تھے فیملیز  
انوالوڈ ہیں ایسا مت کرو حسن پلیر



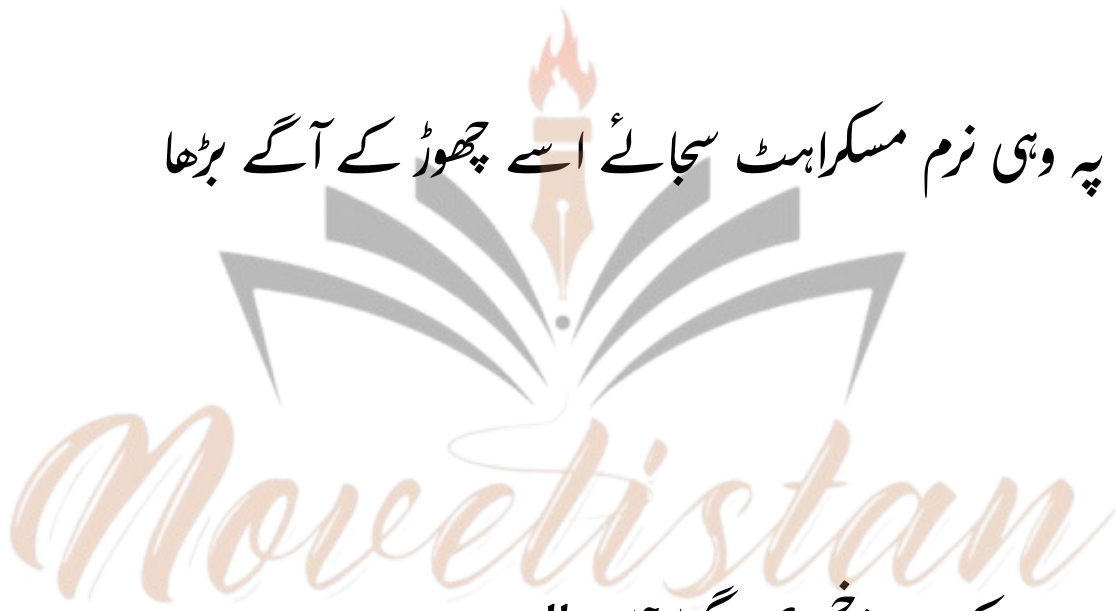
وہ التجا پہ اتر آئی  
بات یہ ہے زائرہ

"قیمتی چیز کے بدلے جو بھی دام ملیں کم ہی لگتے ہیں"

میں آپکے بہلاوے میں نہیں آنے والا اب ---

آپ آزاد ہیں جائیں -- نہیں آتا آپکے راستے میں اب

وہ چہرے پہ وہی نرم مسکراہٹ سجائے اسے چھوڑ کے آگے بڑھا



وہ بے بسی ہے کہ ہر زخم بھر گیا جیسے "

میں رو نہ دوں ترے زینے سے یوں اترتا ہوا

سپردگی کی ادا بھی ہے اور خبر بھی نہیں

" میں کون ہوں تری آواز پر ٹھہرتا ہوا

اسکی آنکھوں کے آگے دھندلانے لگا تھا سب ----

\*\*\*\*\*

زائرہ کیوں ظلم کر رہی ہو خود پہ ؟

چھوڑ دو سب کو اپنی خوشی دیکھ یار ----

نصرت کی آواز مارے جذبات کے پھٹ پڑی

وہ کافی عرصے سے ان دونوں کی حالت سے واقف ہو چکی تھی اور آج جس طرح  
حسن کی شکل اس نے دیکھی تھی اس سے برداشت نہیں ہوا

پاگل ہو گئی ہو تم نصرت --- میں کوئی سولہ سال کی نہیں ہوں  
اسکی اور میری عمر میں پانچ سال کا فرق ہے وہ منگنی شدہ ہے اور میں شادی شدہ  
دو بچوں کی ماں ،

ایک عزت دار گھرانے کی بہو ، بیٹی ہوں  
یہ کوئی فلم نہیں چل رہی ہوش کرلو تم ---  
مر جاؤ گی ایسے گھٹ گھٹ کے --- نصرت کو اس پہ غصہ آیا

*Novelistan*  
حسن نا آتا تب بھی میری یہی لائف رہتی

ہاں مگر وہ آیا نا کیا پتہ اس نے اسے تمہارے لیے بھیجا ہو بہار بنا کے --  
بس کردو پلیز --- میری خوشی ، میری بہاریں میرے بچوں سے ہیں

میں نے تمہیں کہا تھا نا نصرت؟ اپنا دل توڑنا آسان ہے مگر گھر نہیں۔۔۔

مگر تم حسن کا بھی دل روند گئی ہو۔۔۔

وہ اسے یاد دلا رہی تھی

بھول جائے گا، آگے بڑھ جائے گا

اور تم بھول جاؤ گی؟ نصرت کی بات پہ وہ کچھ لمحے چپ رہی

کہنا آسان ہے زائرہ بی بی۔۔۔

نصرت ، --- میں ایسا کوئی قدم نہیں اٹھا سکتی جس سے ورکنگ وومن طبقے پہ " دھبہ لگے

ماں کی محبت سے بچوں کا بھروسہ اٹھ جائے ---

دنیا کے سب ہی مرد بے حس لاپرواہ ہوتے ہیں عاص نے کچھ نیا نہیں کیا مجھے صبر آگیا ہے اس پہ

اور جب عاصم نے کبھی مجھ پہ دوسری عورت مسلط نہیں کی تو میں کیسے چار دن کے پیار کی خاطر اسکی دس سالہ رفاقت سے بیوفائی کروں ؟ بتاؤ مجھے

Novelistan

زائرہ کی سانس پھول چکی تھی

نصرت اپنی جگہ خاموش ہو چکی تھی

مگر ملال رہے گا ---

وہ تھوڑی دیر بعد پھر بولی

زائرہ کے لبوں پہ تھکن بھری مسکراہٹ رینگلی ---

کیا سچ میں محبت نہیں ہوئی تمہیں اس سے ؟

نصرت مسکرا کے پوچھ رہی تھی

کیوں نہ ہوتی اس میں کیا برائی ہے جو میں نہ کروں اس سے محبت ؟  
کوئی کب تک دیوار بن سکتا ہے نصرت ؟

اسکی آواز بھرا گئی

مگر میں نے خود کو کمزور لمحوں کی زد میں نہیں آنے دیا میں نے کوئی خیانت نہیں  
کی



میں نے جذبات کو دبائے رکھا

سے میرے کردار سے محبت ہوئی اور میں نے اپنا کردار بنائے رکھا

"محبوبہ ایک ہی کی ہیروئن ہوتی ہے، ورنہ محبوبہ نہیں ہوتی"

میں عاصم کی بیوی اور حسن کی محبوبہ ہی رہنا چاہتی ہوں

جیسے میں دوستوں سے ہنس کے گلے ملتا ہوں"

کوئی معمولی اداکار نہیں کر سکتا

ایسا کردار کہانی میں ادا کرنا پڑا

"جو کوئی صاحب کردار کر نہیں سکتا

\*\*\*\*\*

ساس کا انتقال زائرہ کے لیے بڑا جھٹکا تھا

ٹوٹا پھوٹا ہی سی مگر وہ ایک سہارا تو تھیں

نمازِ جنازہ میں اسکے آفس سے بھی سب نے شرکت کی تھی

نصرت مستقل اسکے پاس بیٹھی تھی

زائرہ کی بہن اور بھابھی نے ہی کچن سنبھال رکھا تھا

عاصم الگ ماں کے غم میں نڈھال ہو رہا تھا

سوئم تک وہ چھٹی پر رہی

گھر خالی ہو چکا تھا

وہ آفس کے کپڑے نکال رہی تھی جب عاصم اسکے پیچھے آکھڑا ہوا

کوئی بات ہے ؟

وہ ہینگر لٹکا کے پلیٹ

بیٹھو زائرہ --

وہ آہستہ سے گویا ہوا

اسے شوہر کی حالت پہ ترس آیا ماں کے جانے کے غم میں مزید کمزور لگ رہا تھا

اکلوتا اور لاڈلا تھا انکا

بولیں --

اس نے عاصم کا کاندھا ہلایا

میں سوچ رہا تھا بس اب تم یہ جاب ختم کرو

امی نہیں رہیں، گھر اکیلا ہو گیا ہے اب

بچے بھی بڑے ہو رہے توجہ کی ضرورت ہے انہیں

انشاء اللہ میری پروموشن ہونے والی ہے کچھ مہینے پریشانی کاٹ لو بس ---

*Novelistan*

جیسا آپ کہیں عاصم ---

اس نے بلاپچوں چرا کے ہاں کردی

فرار کا اس سے اچھا موقع اور تھا ہی نہیں

، عورت کی محبت کا کوئی ثانی نہیں۔"

مرد کی خوشی کے لیے اپنی خواہشات اور عادات بھی مرد کی پسند کے مطابق کر  
"لیتی ہے

میں کل جا کے ریزائن کر دیتی ہوں۔۔۔

اس نے عاصم کے کاندھے پر سر رکھا

یہ سب کچھ وہ کتنا شعوری طور پر کر رہی تھی صرف وہی جانتی تھی

وہ پہلے والی بے خودی اب مفقود تھی ۔

\*\*\*\*\*

مُجھ کو نہیں قبول یہ دستور، معذرت  
جب کہہ دیا تو مت کریں مجبور، معذرت

قربت بڑھا کے اپنی گھٹاؤں میں اہمیت؟  
! بہتر رہے گا مجھ سے رہیں دور، معذرت



نصرت اسکے جاب چھوڑنے کا سن کر حد درجہ اداس تھی

پریشان کیوں ہوتی ہو جاب نہیں رہے گی مگر دوستی تو عمر بھر رہے گی نا۔۔۔

زائرہ نے اسکا ہاتھ دبا کر تسلی دی اور نظروں کو آمنے سامنے دوڑایا

وہ آخری بار حسن کو دیکھنا چاہتی تھی  
ساس کی ڈیٹھ پر بھی وہ نہیں آیا تھا  
اتنے ہفتوں سے نہ اسکی شکل دیکھی تھی نا کوئی رابطہ تھا

آئی انڈر اسٹینڈ یار آنٹی کے بعد گھر میں تمہارا ہونا ضروری ہے  
نصرت نے اسے حوصلہ دیا۔۔

ہممم۔۔۔۔۔  
زائرہ اب بے چینی سے نگاہیں دوڑا رہی تھی کہاں تھا وہ ابھی تک آیا کیوں نہیں؟

حسن جاچکا ہے زائرہ۔۔۔۔۔  
نصرت نے اسکی آنکھیں پڑھ لی تھیں

وہ تھک کے کرسی پر گری --

کب؟ کہاں؟

دھکا سا لگا تھا اسکے دل کو ---

ایسے بنا کچھ کہے چلا گیا؟

وہ تم سے پہلے ہی ریزائن دے کر چلا گیا

میں نے پوچھنے کی کوشش کی تھی مگر وہ کچھ بھی بتانے کے حق میں نہیں تھا

اسکا کوئی اکاؤنٹ بھی شو نہیں ہو رہا نمبر بھی بند جا رہا

شاید لاہور چلا گیا ہو

کیا پتہ وہیں شادی کرے اور رہے آئی ڈونٹ نو ---



نصرت بھی اداس تھی

ہمم اچھا ہے --- ٹھیک ہے

میں چلتی ہوں

وہ اٹھ کے نصرت کے گلے لگی

آنسوؤں کا گولا حلق میں اٹک کر تکلیف دینے لگا تھا وہ جلد از جلد وہاں سے نکل  
جانا چاہتی تھی

Novelistan

\*\*\*\*\*

راحتیں آئیں بھی تو شاد نہیں ہو سکتا "

دل یوں اجڑا ہے کہ آباد نہیں ہو سکتا

رونا چاہے تو سرِ عام کسی کو رو لے

آدمی اتنا بھی آزاد نہیں ہو سکتا

دل تو کہتا ہے حساب اس کا برابر کر دوں

ظلم ایسا کوئی ایجاد نہیں ہو سکتا

دل کا طوفان میں لفظوں میں سمیٹوں کیسے

"میرا نغمہ میری فریاد نہیں ہو سکتا

(کچھ سالوں بعد)

وہ شفاء کا ہاتھ تھامے بچوں کے کپڑوں کی دکان میں داخل ہوئی سردیاں آنے والی تھیں اور اسے بچوں کے گرم کپڑے لینے تھے

وہ کپڑوں کی تلاش کر رہی تھی جب ایک بے حد طرح دار لڑکی گود میں بچی لیے دکان میں داخل ہوئی

زائرہ نے نامحسوس انداز میں اسے دیکھا تھا مگر جب نظر پڑی تو ہٹنا بھول گئی وہ ماریہ تھی

حسن سے منسوب لوگ اور چیزیں اسے بھولی ہی نہیں تھیں وہ اک نظر میں پہچان گئی تھی اسکی منگیتہ کو ---

اسے حیرت ہوئی یہ کراچی میں ؟

کافی دیر وہ اسے دیکھتی رہی جو چھوٹے بچوں کے سیکشن میں کپڑے دیکھ رہی تھی  
زائرہ سے رہا نہیں گیا وہ فوراً اسکی طرف بڑھی



ہیلو ، آپ ماریہ ہیں نا ؟

وہ ہچکچاہٹ کا شکار ہوئی

جی ، آپ ؟

مقابل نے حیرانی سے پوچھا

آپ حسن حماد کی وائف ہیں نا؟ وہ میرے کولیگ ہوا کرتے تھے

زائرہ کی سانس یہ بولتے ہوئے تیز ہوئی

اسکی بات پہ ماریہ کے چہرے پہ اک رنگ آکہ رہ گیا

آپ زائرہ عاصم ہیں؟ وہ اب اسے سر سے پیر تک دیکھ رہی تھی

جج جی --- زائرہ اسکے ایسے دیکھنے پہ پزل سی ہوئی

حسن کیسا ہے؟ بالآخر اس کی تڑپ باہر آہی گئی تھی

مجھے کیا پتہ؟ ماریہ کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ آئی

آپ سے شادی ہونی تھی نا اسکی ؟  
وہ ماریہ کی بات سمجھی نہیں

ہونی تھی ہوئی نہیں ---

ماریہ کا لہجہ سرد ہوا



کیوں ؟

"یہ آپ پوچھ رہی ہیں ؟"

ماریہ کے لہجے کی کاٹ پر وہ زمین میں گرڑ سی گئی  
کوئی آسمان ٹوٹا تھا اسکے سر پہ --

ماریہ آگے بڑھنے لگی تھی جب زائرہ کے سوال پہ اسکے قدم رک گئے

وہ کہاں ہے ؟



پتہ نہیں ، رشتہ ختم کر کے ماں کو لے کے چلا گیا تھا اپنی

کچھ جاننے والوں سے پتہ چلا تھا وہ لوگ دبئی جا چکے

پھر میری شادی ہو گئی ---

اسد حافظ

ماریہ کے لہجے میں اب طنز کا کاٹ نہیں تھی بس خالی سا تھا

شفاء اسکا ہاتھ کھینچ کھینچ کر ایک بار پی فراق کی طرف لے جا رہی تھی

\*\*\*\*\*

Novelistan

شفاء آٹو میں بیٹھ کر مزے سے آسکریم کھا رہی تھی ، شام آہستہ آہستہ اتر رہی "   
تھی ، ٹریفک کی روانی کچھ کم تھی وہ آٹو سے باہر نیلگوں آسمان کو تک رہی تھی   
جس پہ کہیں کہیں نارنجی رنگ پھیلنا شروع ہو گیا تھا



رکشے والا گاہے گاہے اس عورت کو دیکھ رہا تھا جسکے گالوں پہ بے تحاشا آنسوؤں  
کا ریلا بہہ رہا تھا وہ کافی دیر سے بے آواز رو رہی تھی

باجی؟ آپ نے ٹینڈے لینے رکنا تھا؟

بالآخر اس نے زائرہ کو پکارا

ہیں؟ جی بھائی

وہ جلدی سے منہ صاف کرنے لگی

وہ آپ نے رکشہ میں بیٹھتے وقت کہا تھا کہ راستے میں تھوڑی دیر روکنا سبزی لینے  
ہے

وہ مودبانہ طریقے سے اسے یاد دلا رہا تھا

جی بھائی بہت شکریہ ---

وہ شرمندہ ہوئی

گھر جا کے اسے کھانا بنانا تھا فریج کی صفائی کرنی تھی

عاصم کے کپڑے الماری میں لگانے تھے

اسے سارے رکے ہوئے کام یاد آنے لگے تھے

عشق نے سیکھ ہی وقت کی تقسیم کہ اب "

"وہ مجھے یاد تو آتا ہے مگر کام کے بعد



**Qurbat Written By Zehra Qasim Agha**

**Novelistan-Urdu Novels Library**

<https://youtube.com/c/OnlineUrduNovel>





